ہم رفع یدین کیوں نہیں کرتے

ابوالحقائق غلام مرتضی ساقی مجددی

ہم رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟

نمبر شمار	فہرست	صفحہ
1	آغاز سخن	7
2	اہلسنّت کا مؤقف	8
3	قرآن مجید کا فیصلہ	11
4	محدثین کی وضاحت	11
5	رسول اللہ ﷺ کے ارشادات عالیہ واعمال مقدسہ	14
6	حدیث مبارک (از سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ)	14
7	فائدہ	15
8	نوٹ	15
9	شمس گھوڑے؟	17
10	کونسا رفع یدین منع ہے	19
11	چند اشکالات کا حل	20
12	پہلا اشکال (محدثین کے باب کے متعلق)	20
13	جواب	21
14	امام ابن حجر عسقلانی کا فیصلہ	24
15	امام بدرالدین عینی کا فیصلہ	25

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آغاز سخن

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد!

اہلسنّت وجماعت (احناف) اور وہابی غیر مقلد حضرات کے مابین بنیادی اختلاف تو ان کے عقائد ونظریات کی وجہ سے ہے۔ علاوہ ازیں کچھ فروعی مسائل کا اختلاف بھی ہے۔ اس دوسری قسم کے حوالہ سے جن مسائل میں اختلاف جاری ہے ان میں ایک مسئلہ نماز میں ''رفع یدین'' کرنے کا بھی ہے۔

جسے اس وقت ایک معرکۃ الآراء مسئلہ بنا دیا گیا ہے اور مخالفین کی طرف سے اس پر یوں اودھم مچایا جاتا ہے، جیسے ''اسلام اور کفر'' کا فیصلہ ایک اسی مسئلہ پر ہو، حالانکہ وہابی حضرات کے اپنے ''جید'' اور ''اجل'' قسم کے ''علماء وفضلائ'' نے بھی اس حقیقت کو اب چاروناچار تسلیم کر ہی لیا ہے کہ ''رفع یدین'' نہ کرنا بھی سنت ہے، اور اگر کوئی نمازی ساری عمر بھی ''رفع یدین'' نہ کرے تو اس پر کوئی ملامت اور اعتراض نہیں ہے بلکہ انہوں نے

یہاں تک لکھ دیا ہے کہ اس مسئلہ میں لڑنا جھگڑنا تعصب اور جہالت سے خالی نہیں ہے۔

ہم سب سے پہلے اس مسئلہ پر اپنا مؤقف اور اس پر قرآنی آیت، چند احادیث مبارکہ اور جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور دیگر ائمہ دین و علماء کے اقوال و آراء پیش کریں گے، پھر آخر میں وہابی لوگوں کی ''عبارات'' پیش کر کے روز روشن کی طرح واضح کر دیں گے کہ اہل سنت و جماعت کا عمل برحق اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے، جبکہ مخالفین کا شور وغل بے معنیٰ و بے مقصد ہے۔ واللہ ولی التوفیق، علیہ توکلنا والیہ المصیر۔

اہلسنّت کا مؤقف:

حضرت امام محمد رحمہٗ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

السنة ان یکبر الرجل فی صلاته کلما خفض وکلما رفع واذا انحط للسجود کبر واذا انحط للسجود الثانی کبر فاما رفع الیدین فی الصلوٰة فانه یرفع الیدین حذوالاذنین فی ابتداء الصلوٰة مرة واحدة ثم لا یرفع فی شئی من الصلوٰة بعد ذلک وهذا کله قول ابی حنیفة رحمۂ اللہ وفی ذلک أثار کثیرة۔

(مؤطا امام محمد ص ۹۱،۹۰)

یعنی سنت یہ ہے کہ آدمی اپنی نماز میں ہر اونچ نیچ پر اللہ اکبر کہے، جب سجدہ کرے اور دوسرے سجدے کے لیے جھکے تو تکبیر کہے۔ پس نماز میں رفع یدین کا مسئلہ، تو وہ یہ ہے کہ (نمازی کا) نماز کے شروع میں صرف ایک بار کانوں کے برابر ہاتھ اٹھانا ہے، اس کے بعد نماز میں کسی مقام پر بھی رفع یدین نہیں کرے گا۔ یہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا موقف ہے اور اس بارے میں کثیر آثار ہیں۔

۞... حضرت امام طحاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

فانھم قد اجمعوا ان التکبیرۃ الاولیٰ معھا رفع وان التکبیرۃ بین السجدتین لارفع معھا واختلفوا فی تکبیرۃ النھوض وتکبیرۃ الرکوع فقال قوم حکمھا حکم تکبیرۃ الافتتاح وفیھما الرفع کما فیھا الرفع وقال اٰخرون حکمھما حکم التکبیرۃ بین السجدتین ولارفع فیھما کما لا رفع فیھا...وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمھم اللہ تعالیٰ۔

(شرح معانی الآثار ج ا ص ۱۴۸)

یعنی اس بات پر ان کا اتفاق ہے کہ پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین ہے اور سجدوں کے درمیان تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہیں ہے اور انہوں نے

جھکنے کے لیے اور رکوع والی تکبیر کے رفع یدین کے متعلق اختلاف کیا ہے۔ پس ایک قوم نے کہا کہ ان دونوں کا حکم افتتاح والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے جس طرح وہاں رفع یدین ہے تو ان دونوں مقامات پر بھی رفع یدین ہوگا۔ جبکہ دوسری جماعت نے کہا ہے کہ ان دونوں تکبیروں کا حکم سجدوں کے درمیان والی تکبیر کے حکم کی طرح ہے جس طرح سجدوں کے وقت رفع یدین نہیں ہے ایسے ہی رکوع کے وقت بھی رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ اور یہی قول امام اعظم ابوحنیفہ، قاضی ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہم تینوں کا ہے (کہ رفع یدین صرف نماز کے شروع میں کیا جائے گا رکوع اور سجود کے وقت نہیں)۔

... حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

ولیس فی غیر التحریمة رفع یدین عند ابی حنیفة رحمه الله لخبر مسلم عن جابر بن سمرة۔

(مرقاۃ ج ۲ ص ۲۷۵، حاشیہ نسائی ج ا ص ۱۱۶)

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع یدین نہیں کرنا چاہیئے، اس کی دلیل سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی روایت ہے۔ جسے امام مسلم نے نقل کیا ہے۔

۔۔۔ مولانا عبدالحی لکھنوی نے لکھا ہے:

قول ابی حنیفة ووافقه فی عدم الرفع الامرة الثوری والحسن بن حیی وسائر فقہاء الکوفة قدیما وحدیثا وهو قول ابن مسعود واصحابه۔۔۔ الخ

یعنی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مؤقف ہے کہ رفع یدین صرف ایک بار کرنا چاہیئے۔ اور امام سفیان ثوری، حسن بن حیی اور تمام متقدمین اور متاخرین فقہائے کوفہ اور حضور عبداللہ بن مسعود اور آپ کے اصحاب کا بھی یہی مؤقف ہے۔ (التعلیق الممجد ص ۹۱)

قرآن مجید کا فیصلہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قد افلح المؤمنون الذین هم فی صلوٰتهم خاشعون۔

(المؤمنون، ۲، ۱)

ترجمہ: تحقیق وہ ایمان والے کامیاب ہوگئے، جو اپنی نمازوں کو خشوع وخضوع سے ادا کرتے ہیں۔

محدثین کی وضاحت:

اس کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت امام حسن بصری تابعی رضی اللہ عنہ بیان

کرتے ہیں:

"خاشعون الذین لایرفعون ایدیھم فی الصلوٰۃ الا فی التکبیرۃ الاولیٰ"۔(تفسیر سمرقندی ج۲ص۴۰۸)

ترجمہ: خشوع وخضوع کرنے والے وہ لوگ ہیں جونماز کی ابتداء میں صرف ایک بار رفع یدین کرتے ہیں۔

یعنی بار بار رفع یدین کرنا نماز میں خشوع وخضوع کے منافی ہے اس لیئے صرف ایک بار شروع میں ہی رفع یدین کرنا چاہیئے۔اس کے بعد رکوع وسجود کے وقت رفع یدین کرنا درست نہیں۔

۞ ...امام بیہقی علیہ الرحمۃ رقمطراز ہیں:

جماع ابواب الخشوع فی الصلوٰۃ والاقبال علیھا ۔قال اللہ جل ثناؤہ،قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوٰتھم خاشعون...عن جابر بن سمرۃ...قال دخل علینا رسول اللہ ﷺ ونحن رافعی ایدینا فی الصلوٰۃ فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ۔

(السنن الکبریٰ ج۲ص۲۷۹،۲۸۰)

ترجمہ: نماز میں خشوع وخضوع کرنے کا بیان۔اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

تحقیق وہ ایماندار فلاح پاگئے جو اپنی نمازیں خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں......سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ......بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، اس حال میں کہ ہم نماز میں رفع یدین کررہے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، جیسے وحشی گھوڑے اپنی دمیں ہلاتے ہیں۔نماز سکون سے ادا کرو

... شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں:

عدم رفع راجح ست بآںکه وے از جنس سکون ست که مناسب ترست بحال صلوٰۃ که خضوع وخشوع است۔

ترجمہ: رفع یدین نہ کرنا راجح ہے اور اس کا تعلق سکون سے جو نماز کے مناسب ہے کہ اس میں خضوع وخشوع ہونا چاہیئے۔(اشعۃ اللمعات ج۱ص۳۵۸)

ان حوالہ جات سے واضح ہوگیا کہ:

... نماز میں صرف ایک مرتبہ، شروع میں ہی رفع یدین کرنا چاہیئے۔

... باربار رفع یدین کرنا نماز میں خشوع وخضوع اور سکون کے خلاف اورناپسندیدہ ہے۔

۞... اللہ تعالیٰ نے نماز میں خشوع وخضوع کرنے کا حکم دیا اور رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سکون اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

۞... جو لوگ نماز میں صرف ایک بار رفع یدین کرتے ہیں وہ دونوں حکموں کو مانتے ہیں۔

۞... صرف ایک بار رفع یدین والی نماز اللہ ورسول دونوں کو پسند ہے۔

۞... صرف ایک بار رفع یدین کرنے والے کامیاب اور بامراد ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے ارشادات عالیہ:

حدیث مبارک:

عن جابر بن سمرة قال خرج علینا رسول اللہ ﷺ وقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانھا اذناب خیل شمس اسکنوا فی الصلوٰۃ۔ (الصحیح لمسلم ۱/۱۸۱ باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ...الخ)

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں (نماز میں) رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں جیسے وہ شریر گھوڑوں کی دمیں ہوں، نماز سکون ادا کرو۔

تبصرہ: اس حدیث میں اہلسنّت (احناف) کے مسلک پر واضح دلیل ہے کہ نماز میں رکوع سے پہلے اور اس کے بعد رفع یدین کا حکم ابتدائی امر تھا۔ بعد میں اس کو رسول اللہ ﷺ نے منسوخ کر دیا۔

فائدہ: اس روایت کو امام مسلم نے مزید دو سندوں سے بھی نقل کیا ہے:

وحدثنی ابو سعید الاشج قال نا وکیع ح وحدثنا اسحٰق بن ابرہیم قال اخبرنا عیسی بن یونس قالا جمیعا حدثنا الاعمش بھٰذا الاسناد نحوہٗ (مسلم ج ا ص ۱۸۱)

اس لئے یہ ایک نہیں درحقیقت تین حدیثیں ہیں۔

علاوہ ازیں سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کو دیگر ائمہ محدثین نے بھی درج کیا ہے۔ مثلاً:

۞ ... امام ابوبکر بن ابی شیبہ نے مصنف ج ۲ ص ۳۷۰ (طبع ملتان) پر۔

۞ ... امام احمد بن حنبل نے مسند احمد ج ۵ ص ۹۳، ۱۰۱، دو جگہ پر (طبع مکہ مکرمہ، بیروت) پر اور پھر اسی جلد کے ص ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸ پر۔

نوٹ: وہابیوں کے ادارہ احیاء السنۃ گرجاکھ گوجرانوالہ کی طرف سے شائع

شدہ، تہذیب مسند الامام احمد بن حنبل از خالد گرجاکھی میں یہ روایت جلد ۴ ص ۴۴، ۴۵۱، ۴۵۶ پر بھی تقریباً چار مرتبہ موجود ہے۔

... امام نسائی نے سنن النسائی کتاب السھو، باب السلام بالایدی فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۱۷۶ پر۔

... امام ابوداؤد نے سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ، باب فی السلام ج ۱ ص ۱۴۳ پر۔

... امام طحاوی نے شرح معانی الآثار، باب الاشارۃ فی الصلوٰۃ ج ۱ ص ۲۶۸ پر۔

... امام ابویعلی موصلی نے مسند ابی یعلی ج ۶ ص ۴۷۵ برقم ۷۴۳۴۔

... امام ابوعوانہ نے مسند ابی عوانہ ج ۲ ص ۸۵ پر۔

... امام بیہقی نے السنن الکبریٰ کتاب الصلوٰۃ، جماع ابواب الخشوع فی الصلوٰۃ، ج ۲ ص ۲۷۹۔ پھر ایک اور سند سے اسی مقام پر اس روایت کو نقل کیا ہے۔

... امام ابن حبان نے: الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۴ ص ۱۷۸ پر نقل کیا ہے۔

... امام متقی ہندی نے کنزالعمال ج ۷ ص ۱۹۶ برقم الحدیث

۱۹۸۷ء پر نقل کیا ہے۔

فائدہ: واضح رہے کہ یہ بظاہر ایک حدیث ہے لیکن اصول محدثین کے تحت سند کے بدل جانے سے روایت کا نمبر بدل جاتا ہے، اس لیے یہ روایت اپنی مذکورہ مختلف پندرہ (۱۵) اسناد کی وجہ سے ایک نہیں بلکہ پندرہ احادیث کے قائم مقام ہے، اس بات کا اعتراف اپنے بیگانے سبھی کو ہے۔

نوٹ: امام بخاری کی طرف منسوب رسالہ "جزء رفع یدین" جو تمام غیر مقلد وہابی نجدی حضرات کو مسلم ہے، اس میں بھی یہ روایت موجود ہے ملاحظہ ہو! ص ۳۲، ۱۳، طبع جلال پور پیر والا، اور ص ۵۴ طبع گوجرانوالہ، اور ص ۶۱ مکتبہ اسلامیہ وغیرہ۔

نیز غیر مقلد وہابی حضرات کے معتبر محدث، ناصر الدین البانی نے اسے صحیح سنن نسائی ج ۱ ص ۲۵۶ اور صحیح ابوداؤد ج ۱ ص ۱۴۳ پر بھی نقل کیا ہے۔

شُمس گھوڑے؟

حدیث مذکور میں اس رفع یدین سے منع کیا گیا ہے جو "خیل شمس" یعنی شریر گھوڑوں کی دموں سے ملتی جلتی ہو۔

... امام جلال الدین سیوطی "خیل شمس" کی تشریح یوں کرتے ہیں:

الخیل الشمس جمع النفور۔

(زھر الربی علی سنن النسائی المجتبیٰ ج ۱ ص ۱۷۶)

ترجمہ: خیل شمس ڈر کر چونکنے والے یعنی بدکے ہوئے گھوڑوں کو کہا جاتا ہے۔

۞... ایسے ہی سنن ابوداؤد میں بین سطور لکھا ہوا:

جمع شموس وھو نفور من الدواب۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۱۴۳)

ترجمہ: یعنی شمس، شموس کی جمع ہے اور وہ چاپاؤں میں سے بدکنے والے گھوڑے کو کہا جاتا ہے۔

۞... عطاء اللہ حنیف بھوجیانی غیر مقلد نے بھی لکھا ہے:

الشمس بضم فسکون او بضمتین جمع شموس وھو النفور من الدواب الذی لا یستقر لسبقه وحدته واذنابها کثیرة الاضطراب۔ (التعلیقات السلفیه علی سنن النسائی ج ۱ ص ۱۳۹)

ترجمہ: یعنی وحشی گھوڑے وہ ہوتے ہیں جو دوسرے جانوروں سے (ڈر کر) بدکتے ہوئے بھاگ جائیں وہ الگ ہونے کی وجہ سے جم کر کھڑے نہیں ہوتے اور اپنی دموں کو بہت زیادہ حرکت دیتے ہیں۔

۞... یہی بات علامہ ابوالحسن محمد بن عبدالہادی سندھی نے بھی سنن نسائی

کے حاشیہ پر تحریر کی ہے۔ملاحظہ ہو!سنن نسائی ج ا ص ۱۷۶۔

۞ ...امام نووی ''خیل شمس ''یعنی ''وحشی گھوڑوں'' کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وھی التی لاتستقر بل تضطرب وتتحرک باذنابھا وارجلھا۔(نووی بر مسلم ج ا ص ۱۸۱)

یعنی''خیل شمس''وہ (منہ زور،شریر،اور وحشی) گھوڑے ہوتے ہیں جو ایک جگہ جم کر نہیں کھڑے ہوتے بلکہ اچھلتے کودتے ہوئے اپنی دموں اور ٹانگوں کو ہلاتے ہیں۔

۞ ...سنن نسائی کے دونوں حاشیوں ''سندھی''اور''زھر الربیٰ'' پر ابوالحسن سندھی اور علامہ سیوطی نے بھی''خیل شمس'' کی بالکل یہی وضاحت کی ہے۔ملاحظہ ہو!سنن نسائی ج ا ص ۱۹۵۔

۞ ...عطاءاللہ حنیف غیر مقلد نے بھی یہ عبارت بعینہٖ نقل کی ہے۔ملاحظہ ہو!تعلیقات سلفیہ بر سنن نسائی ج ا ص ۱۵۵۔

یعنی وحشی اور منہ زور،شریر گھوڑے اپنی دم کے ساتھ ٹانگیں بھی ہلاتے ہیں اگر ان کے پاؤں حرکت کریں تو دم بھی حرکت کرتی ہے اور اگر دم حرکت کرے تو پاؤں بھی حرکت کرتے ہیں۔لہٰذا نماز کے اندر وہ رفع یدین

منع ہے کہ جس میں اگر ہاتھ حرکت کریں تو ان کے ساتھ جسم کا کوئی دوسرا حصہ بھی حرکت کرے۔ یا جسم ہلے تو اس کے ساتھ، ہاتھ بھی حرکت کریں۔ وغیرہ۔

کونسا رفع یدین منع ہے؟

اس وضاحت کے بعد یہ چیز روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ نماز میں ہر رفع یدین منع نہیں بلکہ وہ رفع یدین منع ہے جو اس حدیث کی زد میں آئے، اور وہ وہی رفع یدین ہے جو ہر اونچ نیچ اور سجدوں کے وقت کیا جاتا ہے اور وہ رفع یدین آج کل غیر مقلد وہابی حضرات کرتے ہیں۔ مثلاً: رکوع جاتے وقت، رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کی ابتداء میں کیونکہ تب رکوع کے وقت ہاتھ بھی ہلتے ہیں اور جسم بھی، ایسے ہی رکعت سے اٹھتے وقت بھی جسم حرکت کرتا ہے اور ساتھ ہی رفع یدین بھی کیا جاتا ہے۔

نماز کے شروع میں آرام سے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے رفع یدین کرنے سے وتر کی تیسری رکعت میں دعا قنوت سے پہلے اور اسی طرح عیدین کی تکبیرات میں بھی رفع یدین تو ہوتا ہے، لیکن جسم کا باقی حصہ حرکت نہیں کرتا، لہٰذا اس حدیث کی روشنی میں اہلسنّت کے نزدیک ان مقامات پر رفع یدین قائم ہے اور رکوع کے وقت اور تیسری رکعت والا رفع

یدین منع ہے۔ثابت ہوا کہ اس حدیث شریف کی روشنی میں عام نمازوں میں صرف ایک بار رفع یدین ہی کرنا درست ہے اور باقی مقامات پر رفع یدین کرنا ممنوع ہے۔

چند اشکالات کا رد:

بعض لوگ اپنے مذہب کو بچانے کے لیے اس حدیث پر کچھ اشکالات وارد کرتے ہیں ان کے جوابات درج ذیل ہیں: مثلاً:

پہلا اشکال:...... کہا جاتا ہے کہ: اس حدیث کو محدثین نے تشہد اور سلام والے باب میں نقل کیا ہے، جس کا یہ مطلب ہے کہ سلام کے وقت دونوں طرف ہاتھوں کا اشارہ کرنا منع ہے۔

جواب...... یہ اشکال غلط ہے، کیونکہ کسی محدث کا کسی حدیث کو کسی باب کے تحت نقل کرنا۔ یہ محدث کی اپنی ذاتی رائے اور تحقیق ہے۔جس سے اختلاف کیا جاسکتا ہے۔اس کا یہ معنیٰ نہیں ہوتا کہ اس حدیث کا وہی مطلب ہے جو وہ محدث بیان کررہا ہے، بعض مرتبہ ایک محدث کسی روایت کو ایک باب کے تحت نقل کرتا ہے اور دوسرا محدث اسی حدیث کسی دوسرے عنوان کے تحت لکھتا ہے یہ بات علم حدیث کے ایک عام طالبعلم سے بھی پوشیدہ نہیں

ہے۔

یہی بات حدیث مذکورہ کے متعلق بھی ہے۔ کیونکہ اس حدیث (جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی روایت) کو اگر بعض محدثین نے تشہد وغیرہ کے باب میں نقل کیا ہے تو کیا ہوا کئی دوسرے محدثین نے اسے خشوع وخضوع، نماز میں سکون اور حرکت نہ کرنے کے عنوان کے تحت بھی نقل کیا ہے۔ اور اسے رفع یدین نہ کرنے کی بھی دلیل بنایا ہے۔ مثلاً:

- ... بخاری ومسلم کے استاذ امام ابن ابی شیبہ نے اسے "من کرہ رفع الیدین فی الدعا" کے تحت لکھا ہے۔ (مصنف ج ۲ ص ۳۷۰ طبع ملتان)
- ... امام سراج نے اسے "باب فی السکون فی الصلوۃ" میں نقل کیا ہے۔ (مسند سراج ص ۲۴۲،۲۴۳)
- ... امام بیہقی نے اسے "جماع ابواب الخشوع فی الصلوۃ والاقبال علیہما" کے تحت "باب الخشوع فی الصلوۃ" میں درج کیا ہے۔ (سنن کبریٰ ج ۲ ص ۲۷۹)
- ... امام ابوعوانہ نے اسے "بیان النھی عن الاختصار فی الصلوۃ وایجاب الانتصاب والسکون فی الصلوۃ الا لصاحب العذر" کے تحت لکھا ہے۔ (مسند ابی عوانہ ج ۲ ص ۸۵)

... وہابیوں کے امام اور مجتہد، قاضی شوکانی نے اسے رفع یدین نہ کرنے کی روایات میں نقل کیا ہے۔

(نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۸۴ باب رفع الیدین وبیان صفتہ ومواضعہ)

... امام بخاری کی طرف منسوب کتاب "جزء رفع الیدین" سے ثابت ہے کہ اسے "رفع یدین" نہ کرنے کی دلیل اس دور میں بھی بنایا گیا تھا۔ ملاحظہ ہو! ص ۳۲ طبع گرجاکھی کتب خانہ گوجرانوالہ۔

... ابن حجر عسقلانی نے بھی اس روایت کو رفع یدین نہ کرنے کی روایات میں ذکر کر کے اس چیز کو تسلیم کیا ہے کہ ان کے زمانے یا اس سے بھی قبل کے لوگوں نے اس روایت سے رفع یدین نہ کرنا مراد لیا ہے۔

(تلخیص الحبیر ج ۱ ص ۲۲۱)

... علامہ نووی کے عمل سے بھی یہ بات ظاہر ہے۔ ملاحظہ ہو! المجموع شرح المہذب ج ۳ ص ۴۰۳، السندھی علی النسائی ج ۱ ص ۱۷۶۔

... امام ابن حبان نے اس حدیث کو "ذکر ما یستحب للمصلی رفع الیدین عند قیامہ من الرکعتین من صلوٰتہ" میں درج کیا ہے۔

(صحیح ابن حبان ج ۴ ص ۱۷۸)

... ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے اس حدیث کو "نسخ رفع یدین" کی دلیل

بتایا ہے۔ مرقاۃ ج ۲ ص ۲۷۵ اور شرح نقایہ ج ۱ ص ۷۸، موضوعات کبیر ص ۴۹۴ مترجم اور الاسرار المرفوعہ عربی ص ۳۵۶ پر بھی نسخ کا قول کیا ہے۔

۞ ...ابن الملقن کے عمل سے بھی یہی واضح ہے کہ اس روایت کو عدم رفع کی بھی دلیل بنایا گیا ہے۔ (البدر المنیر ج ۳ ص ۴۸۵)

۞ ...امام جمال الدین ابو عبداللہ محمد بن یوسف زیلعی نے اس روایت کو "أحادیث اصحابنا" کے رفع یدین نہ کرنے پر استدلال کیا ہے۔

(نصب الرأیہ ج ۱ ص ۴۷۲)

۞ ...علامہ ابوبکر بن مسعود کاسانی نے بدائع الصنائع ج ۱ ص ۴۸۵۔

۞ ...امام شمس الدین محمد بن احمد سرخسی نے المبسوط ج ۱ ص ۱۴۔

۞ ...امام بدر الدین عینی نے البنایہ شرح ھدایہ ج ۲ ص ۲۹۴، اور عمدۃ القاری ج ۵ ص ۳۹۸۔

۞ ...علامہ زین الدین ابن نجیم المصری نے البحر الرائق ج ۱ ص ۳۲۲۔

۞ ...حافظ ابن حجر عسقلانی نے بھی تسلیم کیا ہے کہ احناف نے اس روایت کو اپنے مؤقف پر پیش کیا ہے۔ ملاحظہ ہو! الدرایۃ علی الھدایۃ ص ۱۱۲

۞ ...علامہ عثمان بن علی زیلعی نے تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ج ۱

ص ۱۲۰۔

- ... مولانا محمد ہاشم سندھی نے کشف الرین ص ۶۸ مترجم۔
- ... اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے فتاویٰ رضویہ ج ۶ ص ۱۵۵۔
- ... علامہ ظفرالدین بہاری نے جامع الرضوی ج ۲ ص ۳۹۶۔
- ... مولانا محمد اچھروی نے مقیاس صلوٰۃ ص ۲۰۸، ۲۰۷ پر۔

اور دوسرے کئی حضرات نے اس روایت کو رفع یدین نہ کرنے کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

امام ابن حجر عسقلانی کا فیصلہ:

شارح بخاری امام ابن حجر عسقلانی نے دوٹوک لکھا ہے:

تمسکوا بحدیث جابر بن سمرة "اسکنوا فی الصلوٰۃ" لترک رفع الیدین عندالرکوع۔۔۔(فتح الباری کتاب النفقات، باب وجوب النفقة علی الاہل والعیال ج ۱۱ ص ۴۲۹)

انہوں (محدثین) نے سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث "اسکنو فی الصلوٰۃ" سے دلیل پکڑی ہے اور اسے رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنے کی دلیل بنایا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اس حقیقت سے خوب پردہ اٹھادیا ہے

کہ محدثین کی ایک جماعت نے اس حدیث کو رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنے کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہوئے اس سے استدلال کیا ہے۔والحمدللہ علیٰ ذلک۔

امام بدرالدین عینی کا فیصلہ:

شارح بخاری حضرت امام عینی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

قلت فی الحدیث الاول انکار لرفع الید فی الصلوٰۃ وامر بالسکون فیھا۔(البنایہ فی شرح الھدایہ ج ۲ص ۲۹۹)

میں کہتا ہوں کہ پہلی حدیث (سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی روایت) میں نماز میں رفع یدین کرنے کا انکار ہے اور سکون یعنی رفع یدین نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

قاضی عیاض مالکی کا حوالہ:

علامہ قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے:

قدذکر ابن القصار ھذا الحدیث حجۃ فی النھی عن رفع الایدی علی روایۃ المنع من ذالک جملۃ۔

(الاکمال المعلم بفوائد المسلم ج ۲ص ۲۴۴)

ابن قصار نے ذکر کیا ہے کہ رفع یدین منع کرنے والی روایتوں میں سب سے

واضح طور پر یہ حدیث حجت اور دلیل ہے رفع یدین روکنے پر۔

یعنی اس حدیث میں دوٹوک کھلے لفظوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین کرنے سے منع فرمادیا ہے۔والحمدللہ علیٰ ذلک۔

وہابیوں کا جھوٹ:

مندرجہ بالا دلائل سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوچکی ہے کہ حدیث مذکور کو محدثین نے رفع یدین نہ کرنے کی دلیل کے طور پر بھی پیش کیا ہے۔لہٰذا درج ذیل باتیں وہابیوں کا سراسر جھوٹ اور دھوکہ ہے۔مثلاً:

ا......عطاءاللہ حنیف نے لکھا ہے:

محدثین کا اس بات پر اجماع ہے کہ تمیم بن طرفہ از جابر اور عبیداللہ بن قبطیہ عن جابر ایک ہی حدیث ہے۔(تعلیقات علی النسائی ج ا ص ۱۳۹)

۲......زبیر علی زئی نے لکھا ہے:

تمام محدثین کا اس پر اجماع ہے کہ اس حدیث کا تعلق تشہد کے ساتھ ہے۔رفع الیدین عند الرکوع والرفع منہ کے ساتھ نہیں ہے۔

(نورالعینین ص ۱۲۶)

۳......خالد گرجاکھی نے لکھا ہے:

تمام محدثین کی تبویب سے یہی واضح ہوتا ہے کہ سلام پھیرتے

وقت......۔(اثبات رفع الیدین ص ۲۳۱)

زبیر علی زئی کا دوسرا جھوٹ

شخص مذکور نے اسکنوا فی الصلوٰۃ والی روایت کے متعلق لکھا ہے: طحاوی "باب السلام فی الصلوٰۃ کیف ھو؟" شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۶۸، ۲۶۹۔(نور العینین ص ۱۲۵)

جبکہ امام طحاوی نے مذکورہ روایت کو "باب الاشارۃ فی الصلوٰۃ" میں لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو! شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۶۸۔

اور باب السلام فی الصلوٰۃ کیف ھو شرح معانی الآثار میں بہت پیچھے صفحہ ۱۷۰ پر لکھ چکے ہیں اور اس میں اسکنوا فی الصلوٰۃ والی روایت موجود نہیں ہے۔

دوسرا اشکال: کہا جاتا ہے کہ یہ ایک ہی واقعہ ہے جس کی وضاحت اس سے اگلی روایت میں موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین سے نہیں بلکہ سلام کے وقت اشارہ سے منع کیا ہے۔

جواب: اگر کوئی شخص ان روایات کو غور سے دیکھ لے تو ہرگز ہرگز اسے ایک واقعہ قرار نہیں دے سکتا۔ کیونکہ روایات کے متن اور سند دونوں میں بہت

فرق ہے۔ اگر ایک صحابی رضی اللہ عنہ دو واقعے بیان کریں تو وہ ایک نہیں دو ہی رہیں گے۔ ایک آدمی بعض اوقات دس، بیس، پچاس اور سو واقعات بیان کر دیتا ہے تو کیا راوی ایک ہونے کی وجہ سے وہ ایک ہی واقعہ قرار پائے گا، ہرگز نہیں۔

ایسے ہی یہاں ہے کہ راوی ایک یعنی سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور واقعے دو پہلے واقعہ میں ''رفع یدین'' کے لفظ ہیں جبکہ دوسرے میں ''اشارہ'' کا ذکر واضح طور پر موجود ہے۔ کیا اتنا بڑا فرق ہونے کے باوجود صرف کسی محدث کے کہہ دینے سے دونوں ایک ہوں جائیں گے۔ نہیں، اور بالکل نہیں۔

جبکہ امام جمال الدین زیلعی، علامہ بدرالدین عینی اور علامہ ملا علی قاری علیہم الرحمہ نے بھی انہیں دو الگ الگ واقعے ہی قرار دیا ہے ملاحظہ ہو! نصب الرأیۃ ج ۱ ص ۴۷۲، البنایۃ شرح ھدایہ ج ۲ ص ۲۹۹، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۴۹۸، حاشیہ نسائی ج ۱ ص ۱۶۱ وغیرہ۔

فائدہ: ان دونوں واقعات کے الگ الگ ہونے کی تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیں! البنایہ شرح ھدایہ ج ۲ ص ۲۹۹، نصب الرأیۃ ج ۱ ص ۴۷۲، مقیاس صلوٰۃ ص ۲۱۰، ۲۰۹، تحقیق مسئلہ رفع یدین ص ۶۸، ۶۹، تحقیق نسخ رفع یدین ص ۴۸ تا ۵۱، شرح مؤطا امام محمد ج ۱ ص ۱۳۶،

۱۳۵ وغیرہ۔

تیسرا اشکال: یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر نماز میں رفع یدین منع ہے تو پھر وتروں اور عیدین والا بھی منع ہونا چاہیئے۔

جواب: حالانکہ ہم پہلے وضاحت کر چکے ہیں کہ کونسا رفع یدین منع ہے؟۔ لیکن یہ اعتراض کرنے والے اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ کیا وہ کسی حدیث صحیح سے ثابت کر سکتے ہیں کہ یہ نماز وتر یا عید کی نماز تھی؟۔نہیں۔اور ہرگز نہیں۔ کیونکہ اگر عید کی نماز ہوتی تو اس کی امامت خود رسول اللہ ﷺ فرماتے۔جبکہ حدیث شریف میں مذکور ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نماز پڑھ رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، تو انہیں رفع یدین کرنے سے منع کر دیا۔

اور اگر وتر کی نماز ہوتی تو اس کا وقت نماز عشاء کے فرضوں کے بعد ہوتا ہے۔اور ظاہر ہے کہ وہ رات کا وقت ہے نہ کہ دن کا، جبکہ مذکورہ واقعہ دن کا ہے۔ملاحظہ ہو! خرج علینا رسول اللہ ﷺ ذات یوم...الخ۔مسند احمد ج ۴ ص ۱۵۴، مطبوعہ احیاء السنۃ گرجاکھ، گوجرانوالہ۔

جس سے واضح ہے کہ وتر اور عیدین کی نمازوں والا رفع یدین اس سے مستثنیٰ ہے۔کیونکہ منع کرنے کا حکم عام نمازوں کے لیے دیا گیا ہے۔

مزید وضاحت کے لیے ''کونسا رفع یدین منع ہے؟'' کا عنوان ملاحظہ

فرمائیں!۔

چوتھا اشکال: حدیث مسلم پر اعتراض کرتے ہوئے غیر مقلدین یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ اگر رفع یدین منسوخ ہے تو اس کے نسخ کی تاریخ کیا ہے؟

جواب ......گذارش ہے کہ پہلے تو وہ قرآن وحدیث سے یہ اصول دکھائیں کہ کسی عمل کو منسوخ قرار دینے کے لیے دلائل نہیں تاریخ نسخ کو دیکھا جاتا ہے۔ دیدہ باید

۞ ...دوسری بات یہ ہے کہ کتنے ہی ایسے امور ہیں جنہیں غیر مقلد وہابی، نجدی حضرات بھی منسوخ ومتروک مانتے ہیں لیکن اس کے نسخ کی تاریخ ان کے پاس نہیں ہے۔ آزمائش شرط ہے۔

۞ ...چلیئے! ہم دور نہیں جاتے اسی مضمون کے حوالے سے بات کر لیتے ہیں، حدیث مسلم کا جواب دیتے ہوئے غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس کا تعلق سلام کے وقت کیئے جانے والے اشارہ کے ساتھ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔ کیا وہ یہ بتانا گوارا کریں گے کہ اس ممانعت کا سال، تاریخ، دن جگہ اور وقت کیا ہے؟۔

معلوم ہوا کہ یہ وہابی حضرات کی حدیث پاک کو رد کرنے کی مختلف چالیں ہیں۔ اور بس۔ لیکن حقیقت کو کیسے چھپایا جا سکتا ہے!

پانچواں اشکال: عوام الناس کے جذبات کو بھڑکانے کی خاطر وہابی حضرات یہ اشکال بھی وارد کرتے ہیں کہ اس روایت میں بڑے سخت الفاظ کہے گئے ہیں جو کہ توہین ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے عمل کے متعلق کبھی ایسے الفاظ استعمال نہیں کیے۔

جواب...... یہ بات بھی درست نہیں کیونکہ جب کوئی کام منسوخ اور ممنوع ہوجاتا ہے تو پھر اس پر عمل کرنا منع اور گناہ ہوتا ہے اور اسے اپنانا قابل مذمت ہے۔ جیسے بیت المقدس کی طرف رخ کرکے خود رسول اللہ ﷺ نے بھی نمازیں ادا فرمائی ہیں، ذرا پوچھیئے مخالفین! سے کہ کیا اب اس طرف منہ کرکے نماز پڑھنا درست ہے، وہ لوگ بھی اسے باطل و مردود کہہ کر ایسا کرنے کی مذمت وتردید ہی کریں گے۔ تو کیا یہاں بھی یہ منطق قابل قبول ہے کہ چونکہ خود رسول اللہ ﷺ نے اس طرف منہ کرکے نمازیں ادا کی ہیں۔ اس لیئے ادھر منہ کرکے نماز پڑھنے کو مردود و باطل کہنا رسول اللہ ﷺ کی توہین ہے۔ یہ سخت الفاظ ہیں۔ نہیں، کیونکہ جب وہ عمل منسوخ ہوگیا تو اب مذمت کرنے اور بالکل مردود کہنے میں کوئی حرج نہیں، اس لیئے اب یہی حکم اور فتویٰ دیا جائے گا۔

اور پھر یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ حدیث مذکور میں "سخت

بُرے الفاظ'' کسی دوسرے نے نہیں خود رسول کریم ﷺ نے استعمال فرمائے ہیں، لہٰذا ہم پر غصہ بے جا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے ایک بار ریشمی کپڑا پہنا اور فوراً بعد اتار کر ارشاد فرمایا: لا ینبغی ھذا للمتقین۔ یہ متقی لوگوں کے لیے مناسب نہیں۔ (بخاری ج ۱ ص ۵۴، ۸۶۳، مسلم ج ۲ ص ۱۹۲)

اب بتایئے کیا معاذ اللہ! رسول اللہ ﷺ پہلے متقی نہ تھے؟ لباس اتار کر ہی متقی ہوئے، اگر وہ کپڑا متقی لوگوں کے لیے جائز نہیں تو پھر آپ نے اسے کیوں پہنا؟۔ وجہ صرف یہ تھی کہ جب آپ نے پہنا تب جائز تھا، اور جب اتارا تب منع ہو گیا۔ اس لیئے آپ نے یہ سخت کلمات ارشاد فرمائے کیونکہ جب کوئی عمل منع ہو جائے تو پھر اسے سخت الفاظ سے ہی یاد کیا جاتا ہے۔

نوٹ: اس روایت کے متعلق مخالفین کے مزید اعتراضات واشکلات کی تردید کے لیے علامہ مفتی عبد المجید خاں سعیدی کا مقالہ ''تحقیق نسخ رفع یدین'' ملاحظہ فرمائیں!۔

اس تحقیقی بحث سے ثابت ہو گیا کہ رفع یدین کرنا منع ہے۔

حدیث مبارک:

قال عبد اللہ بن مسعود الا اصلی بکم صلاۃ رسول اللہ ﷺ فصلی فلم یرفع یدیہ الا فی اول مرۃ۔ (جامع الترمذی، ابواب الصلوۃ، باب

رفع الیدین عندالرکوع ،ج ا ص ۳۵،مشکوۃ المصابیح ص ۷۷،باب صفة الصلوۃ،الفصل الثالث)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (ایک مجمع میں) فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ والی نماز (نماز نبوی) پڑھاؤں؟ پھر انہوں نے نماز پڑھی تو (پوری نماز میں) صرف پہلی مرتبہ رفع یدین کیا۔

معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں صرف ایک بار ہی رفع یدین کیا کرتے تھے۔اور یہی رسول اللہ ﷺ والی نماز ہے۔

حوالہ جات: اس روایت کو امام ترمذی کے علاوہ درج ذیل محدثین نے بھی مرفوع یا موقوف روایت کیا ہے: ملاحظہ ہو!

- ... امام نسائی نے سنن النسائی ج ا ص ۱۶۱،۱۵۸ ، پر دو سندوں کے ساتھ۔
- ... امام ابوداؤد نے سنن ابی داؤد ج ا ص ۱۰۹ پر دو سندوں سے۔
- ... امام احمد بن حنبل نے مسند احمد ج ا ص ۳۸۷ پر۔
- ... امام ابن ابی شیبہ نے مصنف ج ا ص ۲۶۷ پر۔
- ... امام بیہقی نے سنن کبریٰ ج ۲ ص ۸۰،۷۹،۸۷ پر۔
- ... امام طحاوی نے شرح معانی الآثار ج ا ص ۱۴۶ پر دو سندوں کے

ساتھ۔

- ...امام ابن عدی نے الکامل ج ۶ ص ۱۵۲ پر۔
- ...علامہ خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد ج ۱۱ ص ۳۲۰، ۲۲۴ پر۔
- ...امام ابویعلی نے مسند ابی یعلی ج ۵ ص ۱۳۶ اور ص ۳۰۷، ص ۱۳۸ پر دوسندوں سے۔
- ...علامہ ابن القاسم نے المدونۃ الکبریٰ ج ۱ ص ۶۹۔
- ...علامہ ابن عبدالبر نے التمہید ج ۹ ص ۲۱۵ پر۔
- ...علامہ محمد بن محمود خوارزمی نے جامع المسانید ج ۱ ص ۳۵۵۔
- ...امام موسیٰ بن زکریا حصکفی کی مسند امام اعظم ص ۵۰ پر۔
- ...امام عبدالرزاق نے المصنف ج ۲ ص ۷۱ پر تین سندوں سے۔
- ...امام محمد نے مؤطا ص ۹۴، ۹۳ پر اور کتاب الحجۃ علی اہل المدینۃ ج ۱ ص ۹۷ پر۔
- ...امام متقی ہندی فی کنز العمال ج ۸ ص ۴۶ کتاب الصلوۃ من قسم الافعال، رفع الیدین۔
- ...امام دارقطنی نے سنن دارقطنی ج ۱ ص ۲۹۵ پر۔
- ...امام طبرانی نے المعجم الکبیر ج ۹ ص ۲۶۲، ۲۶۱ پر تین سندوں سے

برقم ۹۲۹۸، ۹۲۹۹، ۹۳۰۰۔

اور دیگر محدثین نے متعدد اسناد سے نقل کیا ہے۔

یہ حدیث صحیح اور حسن ہے:

اس حدیث کو موافقین ومخالفین نے صحیح، حسن اور قابل استدلال ولائق احتجاج قرار دیا ہے۔جس کی ایک طویل فہرست سطور ذیل میں ملاحظہ فرمائیں!

موافقین ومخالفین کے فیصلہ جات:

۞ ...امام ابوداؤد نے اسے رفع یدین نہ کرنے کی دلیل کے طور پر "باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع" کے باب میں نقل کیا ہے۔

(ابوداؤد ج۱ ص۱۰۹)

۞ ...امام نسائی نے اسے دومرتبہ ترک رفع یدین کی دلیل بنایا۔

(سنن نسائی ج۱ ص۱۶۱، ۱۵۸)

۞ ...امام دارقطنی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(العلل الوردۃ ج۵ ص۱۷۲، الآلی المصنوعہ ج۲ ص۱۸، الدرایۃ علی الھدایۃ ج۱ ص۱۱۲)

۞ ...امام بدرالدین عینی نے "حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ صحیح"

کہا۔(شرح سنن ابی داؤد ج ۳ ص ۳۴۱، البنایہ ج ۲ ص ۲۹۷ واللفظ لہٗ)

۞ ...امام ترمذی نے حسن کہا۔(ترمذی ج۱ ص ۳۵)

۞ ...امام جمال الدین زیلعی نے صحیح کہا۔(نصب الرایہ ج۱ ص ۳۷۴)

اور بعض نسخوں میں ''صحیح'' کا جملہ بھی موجود ہے۔ملاحظہ ہو! ترمذی ج ۲ ص ۴۱ بتحقیق احمد شاکر۔

۞ ...حافظ ابن حجر عسقلانی نے امام ترمذی کے حسن کہنے اور ابن حزم کے صحیح کہنے کا ذکر کیا ہے۔(تلخیص الحبیر ج۱ ص ۲۲۲)

۞ ...شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس کی پرزور تائید کی ہے۔

(شرح سفر السعادۃ ص ۶۵، اشعۃ اللمعات ج۱ ص ۳۵۸)

۞ ...امام ابن القطان نے صحیح قرار دیا۔

(الدرایۃ علی الھدایۃ ص ۱۱۲، الدرایۃ ج۱ ص ۱۵۰، اللآلیٔ المصنوعہ ج ۲ ص ۱۸)

۞ ...علامہ ابن ترکمانی نے ''ان رجال ھذا لاحدیث علی شرط مسلم'' کہا۔(الجوہر النقی ج ۲ ص ۷۸)

۞ ...ابن حزم نے چار بار صحیح کہا۔

(المحلّٰی ج ۳ ص ۵، ۶، ۲۳، ج ۴ ص ۸۸ تحت مسئلہ نمبر ۳۵۸ و نمبر ۴۴۲)

۞... ابوالحسن سندھی نے بھی اسے دوبار "القوی انه ثابت" اور "ان الحدیث ثابت" لکھا ہے۔ (سندھی برحاشیہ نسائی ج۱ ص ۱۵۸)

۞... ابن قیم جوزی نے اس کی تصحیح کی ہے۔

(تہذیب برمختصر سنن ابی داؤد للمنذری ص ۳۶۸، مطبوعہ مکتبہ اثریہ، سانگلہ ہل)

نوٹ: اس پر احمد شاکر اور محمد حامد الفقی کی تحقیق ہے۔ اور ان دونوں نے اس کی تردید نہیں کی۔ جس سے واضح ہے کہ ان دونوں کے نزدیک بھی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ صحیح ہے۔

۞... احمد شاکر نے دوبار تصحیح کی۔

(حاشیہ المحلی ج ۳ ص ۸۷، ترمذی بتحقیق احمد شاکر ج ۲ ص ۴۱)

۞... عطاء اللہ حنیف نے سندھی کے حوالہ سے اس حدیث کو دوبار ثابت مان کر یہ بھی لکھا: وقد صححه بعض اهل الحدیث بعض محدثین نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (تعلیقات سلفیہ برسنن نسائی ج۱ ص ۱۲۳)

۞... شعیب الارناؤط نے رجاله ثقات اور هذا اسناد صحیح علی شرط مسلم لکھ کر تحسین ترمذی کا ذکر کیا ہے۔

(التعلیق علی شرح مشکل الآثار ج ۱۵ ص ۳۵)

۞... محمد خلیل ہراس نے "حدیث صحیح" کہا۔ (تخشیۃ المحلی)

۞ ... احمد عبدالرحمٰن البناء نے "جید" لکھا۔ (بلوغ الامانی ج ۳ ص ۱۶۹)

۞ ... مسعود احمد نے "سنداً صحیح" کہا۔ (صلوٰۃ المسلمین ص ۳۱۸)

۞ ... ناصر الدین البانی نے اسے تقریباً "چھ بار صحیح" لکھا ہے: ملاحظہ ہو!

صحیح ابوداؤد ج ۱ ص ۱۴۳ دوبار، صحیح ترمذی ج ۱ ص ۸۲، صحیح نسائی ج ۱ ص ۳۲۰، ۲۲۸ دوبار، مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۵۴۔

نیز اس حدیث پر جملہ اعتراضات کا رد بھی کیا ہے، ملاحظہ ہو! صحیح سنن ابی داؤد ج ۳ ص ۳۳۸ مطبوعہ غراس۔

اور مزید لکھا ہے کہ اس حدیث کو امام ابن دقیق، امام زیلعی، امام ترکمانی نے بھی صحیح کہا ہے۔ (ایضاً)

فائدہ: البانی کا تفصیلی بیان ہماری کتاب "مسئلہ رفع یدین پر امین محمد اور زبیر علیزئی کا تعاقب ص ۱۴۳ تا ۱۵۴" ملاحظہ فرمائیں!۔

۞ ... غیر مقلد وہابی عظیم آبادی کی کتاب "عون المعبود علی سنن ابی داؤد" کے محقق زائد بن صبری بن أبي علفة نے لکھا ہے: صحیح، صححه ابن حزم وحسنه الترمذی۔ حدیث صحیح ہے، اسے ابن حزم نے صحیح اور ترمذی نے حسن قرار دیا ہے۔ (عون المعبود علی سنن ابی داؤد ص ۳۴۷، مطبوعہ بیت الافکار الدولیة، الاردن)

اور ایسے ہی محقق مذکور نے دوسری سند کو "صحیح" کہا ہے۔(ایضاً)

نوٹ: یہ روایت مرفوعاً اور موقوفاً متعدد اسناد سے مروی ہونے کی بناء پر ایک نہیں کئی احادیث شمار ہوتی ہے۔

تدلیس کے شبہ کا رد:

وہابی حضرات کے پاس جب اس حدیث مبارک کا کوئی جواب نہیں ہوتا تو وہ اسے تدلیس کے شبہ سے رد کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ چونکہ اس میں سفیان مدلس ہے، لہٰذا یہ روایت درست نہیں۔

جواباً: گذارش ہے کہ سفیان کی تدلیس کو غیر مقلد وہابیوں نے قبول کر رکھا ہے اس کے متعلق وہابی اکابر کی عبارات ملاحظہ فرمائیں!......تاکہ حقیقت واضح ہوجائے۔

۱......حافظ محمد گوندلوی وہابی نے لکھا ہے:

جس کی تدلیس کو آئمہ حدیث نے برداشت کیا ہو، اور اپنی صحیح میں اس سے روایت بیان کی ہو کیونکہ اس کی تدلیس اس کی مرویات کے مقابلہ میں کم ہے۔اور وہ فی نفسہ امام ہے جیسے (امام سفیان) ثوری۔

(خیرالکلام ص ۴۷)

۲......عبدالرحمان مبارکپوری وہابی نے لکھا ہے:

قلت قال الحافظ فی طبقات المدلسین وھم ای المدلسون علی خمسہ مراتب الاولیٰ من لم یوصف بذلک الا نادرًا کیحیی بن سعید الانصاری الثانیۃ من احتمل الائمۃ تدلیسہ واخرجوا لہ فی الصحیح لامامتہ وقلۃ تدلیسہ فی جنب ما روی کالثوری......(تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۱۲)

یعنی امام سفیان ثوری طبقہ ثانیہ کے مدلس ہیں، ان کی تدلیس کو ائمہ کرام نے معتبر مانا ہے اور ان کے امام ہونے اور تدلیس کم ہونے کی وجہ سے اپنی صحیح میں ان کی روایات بھی درج کی ہیں۔

۳......بدیع الدین راشدی غیر مقلد نے بھی امام سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا ہے۔(الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۸۹، از زبیر علیزئی)

۴......محمد یحیٰ گوندلوی وہابی نے لکھا ہے:

بلاشبہ بعض محدثین نے امام ثوری کو مدلس کہا ہے مگر یہ مدلس کے اس طبقہ میں ہیں یہاں تدلیس مضر اور روایت کی صحت کے مانع نہیں ہے...... واضح ہوگیا ہے کہ اگرچہ امام ثوری مدلس تھے مگر ان کی تدلیس مضر نہیں جو حدیث کی صحت پر اثر انداز ہو۔(خیر البراہین ص ۲۶، ۲۵ فاروق آباد)

حدیث مبارک:

انا کنت احفظکم لصلوٰۃ رسول اللہ ﷺ رأیتہٗ اذا کبر جعل یدیہ حذو منکبیہ واذا رکع امکن یدیہ من رکبتیہ ثم ھصر ظھرہٗ فاذا رأسہٗ استویٰ حتی یعود کل فقار مکانہٗ

(صحیح البخاری کتاب الاذان، باب سنۃ الجلوس فی التشہد ج ا ص ۱۱۴، مشکوٰۃ المصابیح باب صفۃ الصلوٰۃ، الفصل الاول ص ۷۵)

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مجمع میں بیان کیا:

میں نے تم سب سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کو یاد رکھا ہے، میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کندھوں کے (قریب) تک اٹھاتے، جب رکوع کرتے تو اپنے ہاتھوں سے اپنے دونوں گھٹنوں کو پکڑتے حتی کہ اپنی کمر (مبارک) کو برابر کرتے اور (رکوع سے) اپنا سر اٹھاتے تو سیدھے ہوتے کہ ہر جوڑ اپنے مقام پر آجاتا۔

تبصرہ: اس روایت میں سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے صرف نماز کے ابتداء میں رفع یدین بیان کیا اور وہاں موجود تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کی تصدیق فرما کر واضح کر دیا کہ سب کا اس بات پر اجماع و اتفاق ہے کہ رسول اللہ

ﷺ والی نماز وہی ہے جس میں فقط شروع میں رفع یدین ہو۔

اس حدیث کے مقابلہ میں حدیث ابی داؤد پیش کی جاتی ہے جس میں دیگر مقامات کے رفع کا بھی ذکر ہے لیکن امام حجر عسقلانی نے لکھا ہے:

واصله فی البخاری۔(الدرایة علی الهدایة ص ۱۱۴)

یعنی اصل وہی ہے جو بخاری میں موجود ہے۔

حل اشکال: بعض لوگ اس حدیث کو رد کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر اس میں بعد والی رفع یدین کا ذکر نہیں تو کیا ہوا، اس میں نماز کے متعلق اور کئی امور کا بھی ذکر نہیں کیا گیا تو کیا وہ بھی چھوڑ دیں گے؟

جواباً: گذارش ہے کہ اس روایت میں نماز کے باقی امور کا تو ذکر کیا ہی نہیں گیا، جبکہ رفع یدین کا تو ایک بار ذکر کیا ہے۔ لیکن رکوع کا ذکر کرنے کے باوجود وہاں رفع یدین کو چھوڑ دیا۔ اگر وہاں بھی رفع یدین ضروری ہوتا تو آپ اس کا ذکر کر دیتے۔ جس سے واضح ہے کہ چونکہ رفع یدین صرف شروع کے وقت ہی کرنا چاہیئے اس لیئے آپ نے صرف شروع والے رفع یدین کا ذکر کیا ہے۔

حدیث مبارک:

رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بھما وقال بعضھم: حذو منکبیہ، واذا أراد ان یرکع وبعد ما یرفع رأسہ من الرکوع، لا یرفعھما وقال بعضھم: ولا یرفع بین السجدتین، والمعنیٰ واحد۔

(مستخرج صحیح ابی عوانہ ج ۲ ص ۹۰)

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ جب نماز شروع فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو برابر کرتے بعض راویوں نے کہا کندھوں کے (برابر کرتے) اور جب رکوع کرتے اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رفع یدین نہ کرتے۔ بعض راویوں نے کہا ہے کہ اور سجدوں کے درمیان (بھی) رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ اور مفہوم ایک ہی ہے (کہ آپ ﷺ صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے)۔

تبصرہ: اس روایت کے صحیح ہونے پر مخالفین کو بھی شک نہیں ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ اس حدیث کو تین سندوں سے بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ تین حدیثیں ہیں۔ وہابی حضرات کے ''علمائ'' نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ مثلاً:

۞ . . . خالد گرجاکھی نے لکھا ہے چونکہ اس حدیث کو ابوعوانہ نے تین راویوں سے بیان کیا ہے یعنی یہ تین حدیثوں کے حکم میں ہے۔

(اثبات رفع الیدین ص ۵۷)

۞ ... زبیر علیزئی نے لکھا ہے "اس کو امام ابوعوانہ نے تین راویوں سے بیان کیا ہے۔ لہٰذا یہ تین حدیثوں کے حکم میں ہے"۔ نور العینین ص ۶۸ پر یہی لکھا ہے۔

حل اشکال: اس حدیث پر مخالفین باب اور نسخہ کا چکر دیتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے کیونکہ وہابیوں نے خود لکھا ہے: ممکن ہے کہ کسی جگہ وہ محدثین عنوان قائم کرنے میں غلطی کا شکار ہوئے ہیں۔ (تحفہ حنفیہ ص ۲۵۷، از داؤد ارشد)

لہٰذا مختلف مثالوں سے اس حدیث کو رد کرنے والوں کو ہوش کے ناخن لینے چاہییں، مطلب کے خلاف ہونے کی وجہ سے حدیثوں کو رد نہیں کرنا چاہیے

حدیث مبارک:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں:

رأیت رسول اللہ ﷺ افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ حذو منکبیہ واذا أراد ان یرکع وبعد مایرفع رأسہ من الرکوع فلا یرفع ولا بین السجدتین۔ (مسند حمیدی ج ۲ ص ۲۷۷ رقم الحدیث ۶۱۴)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ جب نماز شروع فرماتے تو کندھوں کے برابر رفع یدین کرتے اور جب رکوع کا ارادہ کرتے اور رکوع

سے سر اٹھاتے تو رفع یدین نہ کرتے اور نہ سجدوں کے درمیان کرتے۔

تبصرہ: الحمد للہ! یہ روایت بھی ڈنکے کی چوٹ پر صحیح ہے آج تک کسی وہابی نے بھی اسے ضعیف نہیں کہا۔ سوائے نسخہ اور باب کے چکر کے ان کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں۔ واضح ہو گیا کہ رکوع وسجود کے وقت رفع یدین منع ہے۔

حدیث مبارک:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اکرم ﷺ کا عمل مبارک یوں بیان کرتے ہیں:

ان النبی ﷺ کان یرفع یدیہ، اذا افتتح الصلوٰۃ، ثم لا یعود

(خلافیات بیہقی، نصب الرأیۃ ج ۱ ص ۴۰۷، موضوعات کبیر ص ۴۹۵ مترجم، الاسرار المرفوعہ ص ۳۵۶ برقم ۱۳۵۶)

بے شک نبی کریم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو رفع یدین کرتے، پھر نہ کرتے تھے۔

تبصرہ: اس حدیث کے تمام راوی صحیح بخاری کے راوی ہیں، سوائے عبداللہ بن عون کے اور وہ بھی زبردست ثقہ ہیں۔ ملاحظہ ہو! تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۳۴۹، تقریب التہذیب ص ۱۸۴۔

اسی لیے ملا علی قاری نے اس کی تصحیح کی ہے اور لکھا ہے کہ ابن قیم وغیرہ کا اس روایت کو موضوع قرار دینا محض تعصب اور ہٹ دھرمی ہے اور ایسا قول ہے جو قابل قبول نہیں ہے۔ دیکھیے! الاسرار المرفوعہ ص ۳۵۶، موضوعات کبیر ص ۱۵۹۴ اردو۔

حدیث مبارک:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ کان یرفع یدیہ حذومنکبیہ اذا افتتح التکبیر للصلوٰۃ۔ (المدونۃ الکبریٰ ص ۶۹)

بے شک رسول اللہ ﷺ (صرف) اس وقت رفع یدین کرتے تھے جب ﷺ آپ نماز کے شروع میں اللہ اکبر کہتے۔

تبصرہ: اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

حدیث مبارک:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

کنا مع رسول اللہ ﷺ بمکۃ نرفع ایدینا فی بدء الصلوٰۃ وفی داخل الصلوٰۃ عند الرکوع فلما ھاجر النبی ا الی المدینۃ ترک رفع الیدین فی داخل الصلوٰۃ عند ا لرکوع وثبت علی رفع ا لیدین فی بدء

الصلوٰۃ ـ توفی ـ (أخبار الفقھاء والمحدثین باب العین، باب عثمان ، ۳۷۸ عثمان بن سوادۃ، من اہل قرطبۃ ص ۲۱۴)

ہم مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز کے شروع میں اور رکوع کے وقت رفع یدین کرتے تھے اور جب آپ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ نے رکوع کے وقت رفع یدین ترک کر دیا اور نماز کے شروع میں رفع یدین قائم رکھا۔ (پھر) آپ کا وصال ہو گیا

یعنی آپ ﷺ کا آخری عمل یہی تھا کہ آپ ﷺ نے رکوع کے وقت رفع یدین چھوڑ دیا اور ابتداء میں رفع یدین ثابت رکھا۔

اس حدیث کو مخالفین نے اپنے مطلب کے خلاف ہونے کی بناء پر بے جا جرح وتنقید کا نشانہ بنا رکھا ہے، ان کی غلط فہمیوں کا تفصیلی رد ملاحظہ کرنے کے لیے ہماری کتاب ”مسئلہ رفع یدین پر امین محمدی اور زبیر علیزئی کا تعاقب“ ص ۱۲۴ تا ۱۳۷ دیکھیئے!۔

حدیث مبارک:

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

ان رسول اللہ ﷺ کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ الی قریب من اذنیہ ثم لا یعود ـ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ج ۱ ص ۱۰۹)

رسول اللہ ﷺ جس وقت نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں کے قریب تک اٹھاتے، پھر دوبارہ ایسا نہ کرتے۔

حوالہ جات: اس روایت کو درج ذیل محدثین نے بھی نقل کیا ہے:

- ...امام ابوداؤد نے اس حدیث کو "سفیان عن یزید" اور "ہشیم وخالد وابن ادریس عن یزید" کی اسناد سے بھی نقل کیا ہے۔

(ابوداؤد ج ۱ ص ۱۰۹)

- ...امام طحاوی نے شرح معانی الآثار، کتاب الصلوٰۃ، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع ہل مع ذلک رفع ام لا ج ا ص ۱۴۶ پر تین سندوں سے۔
- ...امام ابن ابی شیبہ نے المصنف ج ا ص ۲۶۷ پر۔
- ...امام حمیدی نے مسند حمیدی ج ۲ ص ۳۱۶ پر۔
- ...امام عبدالرزاق نے المصنف ج ۲ ص ۷۱ پر۔
- ...امام بیہقی نے سنن کبریٰ ج ۲ ص ۷۷ پر۔
- ...امام دار قطنی نے سنن دار قطنی ج ا ص ۲۹۳، ۲۹۴ ج ۲ ص ۲۹۴ پر مختلف روایات چھ اسناد سے نقل کی ہیں۔
- ...امام ابوعیسیٰ ترمذی نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔

(جامع ترمذی ابواب الصلوۃ، باب رفع الیدین عندالرکوع، ج ۱ ص ۳۵)

تبصرہ: علامہ محمد ہاشم محدث سندھی لکھتے ہیں: سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ والی حدیث کو دوسرے کئی محدثین نے اپنی کتب اور مسانید میں درج کیا ہے اس کے بعض اسناد شیخین کی شرط پر جید اور صحیح ہیں اور بعض اسناد حسن ہیں۔

(کشف الرین ص ۶۵ مترجم)

اس روایت پر امام ابوداؤد نے سکوت کیا ہے غیر مقلدین کے نزدیک یہ اس کے صالح ہونے کی دلیل ہے۔ ملاحظہ ہو! نیل الاوطار ج ۱ ص ۲۲، از قاضی شوکانی، رفع یدین اور آمین ص ۲۱، از عبداللہ روپڑی۔

...اس حدیث پر یزید بن ابی زیاد کے تفرد کا رد علامہ ابن ترکمانی نے لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو! الجوہر النقی ہامش علی سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۷۷، ۷۶۔

...امام بدرالدین عینی نے بھی یہ لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو! عمدۃ القاری ج ۵ ص ۳۹۸، البنایہ شرح ھدایۃ ج ۲ ص ۲۹۵، ۲۹۶۔

...مزید دیکھیئے! تحقیق مسئلہ رفع یدین ص ۶۰، ۶۱ (از مولانا محمد عباس رضوی)

...زہیر الشاویش نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

(صحیح سنن ابی داؤد ج ۳ ص ۱۴۳)

حدیث مبارک:

حضرت ابن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

رأیت رسول اللہ ﷺ رفع یدیہ حین افتتح الصلوٰۃ ثم لم یرفعهما حتی انصرف۔(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ج ا ص ۱۱۰،۱۰۹)

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے جب نماز شروع کی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا پھر آپ نے اس کے بعد اپنے ہاتھ نہ اٹھائے، یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے

حوالہ جات: حضرت براء رضی اللہ عنہ کی روایت درج ذیل مقامات پر بھی ہے

- ...امام ابو یعلی نے مسند ابی یعلی ج ۲ ص ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۳ پر تقریباً چار اسناد سے۔
- ...علامہ ابن القاسم نے المدونۃ الکبریٰ ج ا ص ۶۹ پر۔
- ...امام طحاوی نے شرح معانی الآثار، کتاب الصلوٰۃ، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع ہل مع ذلک رفع ام لا ج ا ص ۱۴۶ پر۔
- ...امام عبدالرزاق نے مصنف ج ۲ ص ۷۱ پر۔
- ...امام دارقطنی نے سنن دارقطنی ج ا ص ۲۹۳، ۲۹۴ ر۔

۞ ...امام بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری ج۵ص ۳۹۸ پر۔

۞ ...امام بیہقی نے سنن کبریٰ ج ۲ص ۷۶ پر۔

تبصریہ: اس روایت کو ناصرالدین البانی کے شاگرد "زہیرالشاویش" نے "صحیح" قرار دیا اور خود البانی نے بھی صحیح کہا ہے۔(صحیح سنن ابی داؤد ج۳ص ۱۴۳)

نوٹ: اس حدیث کے متعلق امام ابوداؤد کے قول "لیس بصحیح" سے دل کو نہیں بہلانا چاہیئے۔ کیونکہ صحت کی نفی سے حسن کی نفی نہیں ہوتی اور حسن بذات خود حجت ہے۔

حدیث مبارک:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

کان رسول اللہ ﷺ اذا دخل فی الصلوٰۃ رفع یدیہ مدًّا۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع ج ا ص ۱۱۰)

رسول اللہ ﷺ (صرف) جب نماز میں داخل ہوتے تو خوب اٹھا کر رفع یدین کرتے۔

حوالہ جات: یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ درج ذیل مقامات پر بھی موجود ہے۔

۞ ...امام احمد بن شعیب نسائی نے سنن نسائی، کتاب الافتتاح، باب رفع یدین مدًّا، ج ۱ ص ۱۴۱ پر۔

۞ ...امام ابوجعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار کتاب الصلوٰۃ، باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوٰۃ الی این یبلغ بہما طحاوی ج ۱ ص ۱۲۸ پر۔

۞ ...امام احمد بن حنبل نے مسند احمد ج ۲ ص ۵۰۰، ۴۳۴ پر۔

۞ ...امام حاکم نے المستدرک ج ۱ ص ۲۱۵، ۲۳۴، دوسرا نسخہ ج ۱ ص ۳۴۵ طبع دار الفکر پر۔

۞ ...امام طیالسی نے مسند ابوداؤد برقم ۲۳۷۴۔

۞ ...امام محمد نے کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ ج ۱ ص ۹۵، ۹۶ پر۔

۞ ...علامہ ابن عبدالبر نے التمہید ج ۹ ص ۲۱۵ پر۔

۞ ...امام بیہقی نے سنن کبریٰ بیہقی ج ۲ ص ۲۷ پر۔

۞ ...امام ابوعیسیٰ ترمذی نے جامع الترمذی، ابواب الصلوٰۃ، باب فی نشر الاصابع عند التکبیر، ج ۱ ص ۳۳ پر۔

تبصرہ: یہ حدیث متعدد اسناد اور مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہونے کی وجہ

سے ایک نہیں بلکہ کئی احادیث کے قائم مقام ہے۔

۞ ...امام ابو داؤد نے اس حدیث کو"باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع" میں ذکر کر کے رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنے کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔(ابوداؤد ج ا ص ۱۱۰)

۞ ...اس حدیث کو امام ترمذی نے"وھواصح"اور"وھذا اصح" لکھ کر دومرتبہ صحیح ترین قرار دیا ہے۔(ترمذی ج ا ص ۳۳)

۞ ...امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا اور امام ذہبی نے بھی یہی کہا۔(المستدرک ج ا ص ۲۱۵)

۞ ...المستدرک کے محقق الدکتور محمود مطرجی نے لکھا ہے:

وافقہٗ الذھبی فی التلخیص: وشاھدہٗ صحیح۔

(المستدرک ج ا ص ۳۴۵ دارالفکر)

امام حاکم کی تصحیح کی حافظ ذہبی نے بھی موافقت کی ہے اور اس کا شاہد صحیح ہے۔

۞ ...ناصر الدین البانی نے بھی امام حاکم اور حافظ ذہبی کی تصحیح اور امام ترمذی کی تحسین کو نقل کیا ہے۔(صحیح سنن ابی داؤد ج ۳ ص ۳۴۱)

۞ ...البانی نے اس حدیث کی مختلف اسناد نقل کر کے انہیں"ھذا اسناد

صحیح، رجالہ کلھم ثقات......الخ ۔اور "ھذا اسناد صحیح علی شرط شیخین" قرار دے کران کی زبردست تصحیح کی ہے۔

(صحیح سنن ابی داؤد

ج ۳ ص ۳۴۱،۳۴۲)

۞... قاضی شوکانی نے لکھا ہے:

الحدیث لا مطعن فی اسنادہ۔(نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۸۲)

اس کی سند میں کوئی خرابی نہیں۔

۞... زائد بن صبری ابن ابی علقہ نے لکھا ہے "صحیح، صححہ الحاکم ووافقہ الذھبی" (تحقیق برعون المعبود ص ۳۴۸)

یہ حدیث صحیح ہے، اسے امام حکم نے صحیح کہا اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

اس حدیث سے واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع کے وقت رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

آثار و اقوال:

یہاں آثار و اقوال بطریقہ اختصار پیش خدمت ہیں:

...امام ترمذی فرماتے ہیں رفع یدین نہ کرنا متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین اور امام سفیان اور اہل کوفہ علیہم الرحمۃ کا موقف ہے۔

(ترمذی ج ۱ ص ۳۵، عمدۃ القاری ج ۵ ص ۳۹۸)

نذیر حسین دہلوی نے لکھا ہے: کچھ صحابہ سے رفع یدین نہ کرنا ثابت ہے، ابن حزم نے اس حدیث کو صحیح کہا اور ترمذی نے حسن۔ (فتاویٰ نذیریہ ج ۱ ص ۴۴۴)

...یہ بات نواب صدیق حسن نے بھی تسلیم کی ہے (الروضۃ الندیہ ج ۱ ص ۹۴)

...سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ خود اور ان کے تلامذہ بھی ایک سے زیادہ بار رفع یدین کرنے کے قائل نہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۶۷، طحاوی ج ۱ ص ۱۴۶، موطا امام محمد ص ۹۵، البنایہ شرح ھدایہ ج ۱ ص ۳۰۳، الجوہر نقی علی سنن البیہقی ج ۲ ص ۷۹)

...امام مجاہد بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۶۸، طحاوی ج ۱ ص ۱۴۷، البنایہ شرح ھدایہ ج ۱ ص ۳۰۰، الجوہر النقی ج ۲ ص ۸۰، ۷۴، وقال ھذا صحیح، بسند صحیح)

واضح رہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا رفع یدین نہ کرنا وہابیوں کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی اور عطاء اللہ حنیف نے بھی تسلیم کیا ہے ملاحظہ ہو!

فتاویٰ نذیریہ ج ۱ ص ۴۴۴، تعلیقات سلفیہ بر سنن نسائی ج ۱ ص ۱۳۷۔

۞ ... جلیل القدر تابعی حضرت اسود اور حضرت علقمہ بھی رفع یدین نہ کرتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۶۸)

اس کی سند کو علامہ ماردینی نے "سند صحیح جلیل" اور "اسانید جیدہ" یعنی صحیح اور جلیل، جید سندیں بھی قرار دیا ہے۔ (الجوہر النقی ج ۲ ص ۸۰، ۷۹)

۞ ... امام ابراہیم نخعی بھی صرف ایک بار رفع یدین کے قائل تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۶۸، کتاب الآثار ص ۲۳، دار قطنی ج ۱ ص ۲۹۵، طحاوی ج ۱ ص ۱۴۶، ۱۴۷ البنایہ شرح ھدایہ ج ۱ ص ۴۰۳، الجوہر النقی ج ۲ ص ۷۵، ۸۰ صحیح اور جید بھی کہا ہے)

۞ ... سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد حضرت امام شعبی بھی ایک بار سے زیادہ رفع یدین نہیں کرتے تھے (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۶۸، طحاوی ج ۱ ص ۱۴۷، الجوہر النقی ج ۲ ص ۸۰، ۷۵ وقال ھذا السند ایضاً صحیح علی شرط مسلم، البنایہ شرح ھدایہ ج ۱ ص ۴۰۳)

۞ ... امام ابن ابی لیلیٰ بھی ایک سے زیادہ بار رفع یدین نہ کرنے کے قائل تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۶۸، البنایہ شرح ھدایہ ج ۱ ص ۴۰۳)

۞ ... امام خیثمہ بھی قائل نہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۶۷، البنایہ شرح ھدایہ ج ۱ ص ۴۰۳، الجوہر النقی ج ۲ ص ۸۰ سند کو جید کہا ہے)

... سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بھی اسے متروک کہتے ہیں۔ (مؤطا امام محمد ص ۹۱، مرقاۃ ج ۲ ص ۲۵۵، طحاوی ج ۱ ص ۱۴۸، کتاب الآثار ص ۲۳، عمدۃ القاری ج ۵ ص ۳۹۸)

... بہت سارے مصنفین نے امام اعظم علیہ الرحمۃ کے ترک رفع یدین کے مناظرے کو نقل کیا ہے۔ مثلاً: عینی شرح ہدایہ ج ۲ ص ۳۰۴، مرقاۃ ج ۲ ص ۲۵۵، جامع المسانید ج ۱ ص ۳۵۲، مناقب الامام الاعظم أبي حنیفہ للموفق والکردری، ص ۱۳۱ فتح القدیر شرح ھدایہ مع الکفایۃ وشرح العنایۃ ج ۱ ص ۲۷۰، ۲۶۹، مسند امام اعظم ص ۵۰، ص ۱۳۳ مترجم، شرح سفرالسعادت ص ۶۶، مظاہر حق ج ۱ ص ۵۴۴، الروضۃ الندیۃ ج ۱ ص ۹۵ وغیرہ۔

... امام مالک بھی ترک رفع یدین کے قائل ہیں۔

(الجوہر النقی ج ۲ ص ۷۵، التمہید ج ۹ ص ۲۱۲، بدایۃ المجتہد ج ۱ ص ۱۲۷، نیل الاوطار ج ۲ ص ۱۸۶، ۱۸۳، المدونۃ الکبریٰ ج ۱ ص ۶۸، نووری ج ۱ ص ۱۶۸، کرمانی شرح بخاری ج ۵ ص ۱۰۷۔ زرقانی شرح مؤطا امام مالک ص ۱۵۷، عمدۃ القاری ج ۵ ص ۳۹۸)

... امام مالک کے شاگرد ابن القاسم کہتے ہیں: امام مالک کے نزدیک نماز کے شروع کے علاوہ رفع یدین کرنا ضعیف ہے۔

(المدونۃ الکبریٰ ج ۱ ص ۶۷، بدایۃ المجتہد ج ۱ ص ۱۲۷، نیل الاوطار ج ۱ ص ۱۸۳، از شوکانی)

... امام مالک کا اپنا بیان بھی صرف ابتدائی رفع یدین کے متعلق ہے۔

(ایضاً ج ۱ ص ۶۸)

... امام ابو اسحاق صرف نماز کے شروع میں رفع یدین کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۶۸، البنایہ شرح ھدایہ ج ۱ ص ۳۰۴، الجوہر النقی ج ۲ ص ۸۰، ۷۵، صحیح اور جید قرار دیا ہے)

... امام سفیان بن عیینہ رفع یدین چھوڑ بھی دیتے تھے (التمہید ج ۹ ص ۲۲۶)

... امام سفیان ثوری بھی ترک رفع یدین کے قائل ہیں۔ (ترمذی ج ۱ ص ۳۵، عمدۃ القاری ج ۵ ص ۲۹۸، بدایۃ المجتہد ج ۱ ص ۱۲۷، جزء رفع الیدین ص ۸۵)

... امام قیس بن ابی حازم تابعی بھی صرف پہلی بار رفع یدین کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۶۷، الجوہر النقی ج ۲ ص ۸۰ سند جید)

... امام وکیع بھی ترک رفع یدین کے حامی ہیں۔

(جزء رفع الیدین ص ۸۵، المنسوب الی البخاری)

... امام محمد بھی صرف ایک بار ہی سنت کہتے ہیں۔

(موطا امام محمد ص ۹۱، ۹۰، کتاب الآثار ص ۲۳)

... امام طحاوی بھی اسے منسوخ قرار دیتے ہیں۔ (طحاوی ج ۱ ص ۱۴۸)

... امام اسحاق فرماتے ہیں: بہ نأخذ فی الصلوٰۃ کلھا ہم تمام

نمازوں میں رفع یدین نہیں کرتے۔(دارقطنی ج ا ص ۲۹۵)

۞... امام ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں میں نے کسی فقیہ کو رفع یدین کرتے نہیں دیکھا۔(طحاوی ج ا ص ۱۴۸)

۞... امام نسائی نے رفع یدین کے اثبات کے بعد "ترک ذلک" یعنی "رفع یدین چھوڑنے کا بیان" کا باب باندھا ہے۔(سنن نسائی ج ا ص ۱۵۸)

۞... امام بخاری نے تسلیم کیا ہے کہ رفع یدین نہ کرنے کی کثیر احادیث بیان کی گئی ہیں اور یہ حق ہے، ترک رفع کی احادیث کے اصح ہونے کا انکار کر کے ان کے "صحیح" ہونے پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ والحمدللہ علیٰ ذلک! ملاحظہ ہو! جزء رفع یدین ص ۸۶، المنسوب الیہ۔

۞... پھر دوبارہ باب باندھا "الرخصۃ فی ترک ذلک" یعنی ررکوع کے وقت فع یدین چھوڑنے کی اجازت کا بیان۔(سنن نسائی ج ا ص ۱۶۱)

۞... امام ابوداؤد نے "باب من لم یذکر الرفع عندالرکوع" یعنی رکوع کے وقت رفع یدین نہ کرنے کا بیان کا عنوان قائم کیا (ابوداؤد ج ا ص ۱۰۹)

ثابت ہوگیا کہ صحاح ستہ کے ہی مصنفین میں ان محدثین کے نزدیک بھی ترک رفع یدین درست ہے۔

۞... امام احمد بن ابوبکر بن اسماعیل البوصیری نے لکھا ہے: "باب رفع الیدین عندالرکوع وترکہ" یعنی رکوع کے وقت رفع یدین کرنے اور چھوڑ دینے کا بیان (اتحاف الخیرۃ المھرۃ بزوائد المسانید العشرہ باب ۳۴، ص ۳۶۹)

۔۔۔ اہل مدینہ بھی رفع یدین نہیں کرتے۔(بدایۃ المجتہد ج ا ص ۱۲۷)

۔۔۔ تمام مالکی علماء ومحدثین وفقہاء کے نزدیک ایک بار کے علاوہ رفع یدین مکروہ ہے۔ملاحظہ ہو!الفقہ علی المذاہب الاربعۃ ج ا ص ۲۵۰، الاستذکار ج ۴ ص ۱۰۰، التمہید ج ۹ ص ۲۱۲، ۲۲۳، ۲۱۴، شرح عمدۃ الاحکام ج ۲ ص ۲۹۶، البنایہ شرح ھدایہ ج ۲ ص ۲۹۹)

۔۔۔ علامہ ابوالبرکات محمد بن احمد کہتے ہیں رفع یدین صرف شروع میں مستحب ہے بعد میں نہیں۔(الشرح الصغیر ج ا ص ۳۲۳)

۔۔۔ امام ابن دقیق العید نے ایک فاضل کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے علاقے میں علم والے لوگوں کے ہاں رفع یدین نہ کرنا مستحب ہے۔

(شرح عمدۃ الاحکام ج ۲ ص ۲۹۷

)

۔۔۔ علامہ ابن عبدالبر کہتے ہیں: ہمارے شیخ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(التمہید

ج ۹ ص ۲۲۳)

۔۔۔ امام مرغینانی بھی کہتے ہیں: رفع یدین صرف پہلی بار کرے۔

(الھدایہ ص ۱۰۰)

۞... علامہ ابن عبدالبر بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(الجوہر النقی ج ۲ ص ۷۶، التمہید ج ۹ ص ۲۲۳)

۞... شاہ عبدالحق محدث دہلوی نے بھی رفع یدین نہ کرنے پر تفصیلاً لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو! شرح سفر السعادۃ ص ۶۵، ۶۶، اشعۃ اللمعات ج ا ص ۳۵۸، ۳۶۴، ۳۶۵۔

۞... ملا علی قاری فرماتے ہیں: رفع یدین منسوخ ہے۔

(الاسرار المرفوعہ ص ۵۶ ۳، موضوعات کبیر ص ۵۹۴ اردو)

۞... علامہ ابوبکر بن علی المعروف الحدادی العبادی نے بھی صرف اہل بار رفع یدین کرنے کی تائید کی ہے۔ (الجوہرۃ النیرہ ص ۷۰)

۞... حضرت قاضی ابو یوسف بھی رفع یدین نہ کرنے کے قائل ہیں۔

(طحاوی ج ا ص ۱۴۸)

۞... امام حسن بن عمارہ بن علی الشرنبلالی نے لکھا ہے کہ رکوع کرتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین ہمارے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے۔

(مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص ۳۲۳)

مزید دیکھیے! نورالایضاح ص ۸۲ و مراقی الفلاح مع الطحطاوی ص ۲۸۴)

... امام ابوالحسن احمد بن محمد القدوری نے لکھا ہے:

رفع یدین صرف پہلی تکبیر کے ساتھ کیا جائے گا۔

(قدوری ص ۲۷ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

... کوفہ کے تمام علماء وفقہاء کا یہی موقف ہے۔(ترمذی ج ۱ ص ۳۵، بدایۃ المجتہد ج ۱ ص ۱۲۷، شرح سفر السعادۃ ص ۶۶، عمدۃ القاری ج ۵ ص ۳۹۸، الروضۃ الندیہ ج ۱ ص ۹۵، از نواب صدیق، نیل الاوطار ج ۱ ص ۱۸۶، از شوکانی)

اس کے علاوہ کئی اہل علم، محدثین اور اکابرین رفع یدین کے قائل نہیں ہیں، بالخصوص حنفی اکابرین وصالحین اور ہمارے علاقہ میں مشہور و معروف اولیاء کرام مثلاً:

حضرت داتا علی ہجویری، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت خواجہ بہاؤالدین شاہ نقشبند بخاری، حضرت بابا فرید گنج شکر، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت پیر مہر علیشاہ گولڑوی، حضرت خواجہ بہاؤالحق زکریا ملتانی، حضرت پیر سید جماعت علیشاہ محدث علی پوری، حضرت پیر سید جماعت علیشاہ لاثانی وغیرہ۔

اس مسئلہ پر احادیث مبارکہ، آثار، اقوال وغیرہ تفصیلاً دیکھنے کے لیے درج ذیل کتب ملاحظہ فرمائیں! ”ترک رفع یدین“ از مولانا غلام مصطفیٰ نوری۔ ”تحقیق مسئلہ رفع یدین“ از مولانا محمد عباس رضوی۔ ”تحقیق نسخ رفع

یدین اور رفع یدین کی شرعی حیثیت'' از علامہ مفتی عبدالمجید سعیدی۔ ''مسئلہ رفع یدین پر امین محمدی اور زبیر علیزئی کا تعاقب'' از ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی۔

غیر مقلدین کے فیصلے:

اس مسئلہ کو مزید نمایاں کرنے کے لیے ہم آخر میں وہابی حضرات کی چند فیصلہ کن عبارات پیش کر دینا چاہتے ہیں، تاکہ ہر منصف مزاج شخص حق و باطل کا فیصلہ آسانی سے کر سکے۔

۱......محمد اسماعیل دہلوی نے کہا ہے:

ولا یلام تارکہ وان ترکہ مدۃ عمرہ۔

(تنویر العینین ص ۵، فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۵۴۳، الروضۃ الندیہ ج ۱ ص ۹۶)

اگر کوئی ساری عمر بھی رفع یدین نہیں کرتا تو پھر بھی اسے برا نہیں کہا جائے گا۔ یعنی ساری عمر بھی رفع یدین نہ کرنے والا کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں کرتا، اس لیئے اس پر تنقید کرنا اور اسے برا کہنا غلط ہے، کیونکہ اس کی نماز بالکل درست ہے۔

۲......محمد صادق سیالکوٹی نے ایک جگہ پر ''رفع یدین'' کو مسواک کرنے کے برابر قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو! صلوٰۃ الرسول ص ۲۲۷۔

یعنی جس طرح مسواک نہ کرنے سے وضوء بھی اور نماز بھی درست ہے، اس

کے اجر وثواب میں ذرہ بھر بھی کمی نہیں آتی، اسی طرح رفع یدین نہ کرنے سے بھی نماز صحیح ہے، اس میں کوئی خرابی نہیں ہوتی۔

۳......ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے:

ہمارا مذہب ہے رفع یدین......نہ کرنے سے نماز کی صحت میں کوئی خلل نہیں آتا۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج۱ ص ۵۷۸، اہلحدیث کا مذہب ص ۵۶، فتاویٰ علمائے حدیث ج ۳ ص ۱۶۰)

یعنی نماز میں رفع یدین نہ کیا جائے تو گناہ ہونا تو درکنار نماز میں کسی قسم کا کوئی خلل بھی واقع نہیں ہوتا، نماز بالکل صحیح، کامل اور درست ہے۔

۴......وہابیوں کے شیخ الکل فی الکل نذیر حسین دہلوی نے لکھا ہے:

علمائے حقانی پر پوشیدہ نہیں ہے کہ رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنے میں جھگڑنا، تعصب اور جہالت سے خالی نہیں ہے۔ کیونکہ مختلف اوقات میں رفع یدین کرنا اور نہ کرنا دونوں ثابت ہیں اور دونوں طرح کے دلائل موجود ہیں۔ (فتاویٰ نذیریہ ج۱ ص ۴۴۱)

یہی فتویٰ فتاویٰ علمائے حدیث ج ۳ ص ۱۶۰ پر بھی موجود ہے۔

اس فتوے سے ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پہلے رفع یدین کرنا اور پھر نہ کرنا دونوں ثابت ہیں اور اس پر دلائل بھی موجود ہیں۔ اور اس نہ کرنے والی

بات پر جھگڑے کرنے والے لوگ متعصب، ضدی اور علم سے کورے یعنی جاہل ہوتے ہیں۔

۵......وہابیوں کے امام، ابن حزم ظاہری نے مانا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین کے بغیر بھی نماز ادا فرمائی ہے اور اگر ہم رفع یدین کے بغیر نماز پڑھیں تو یہ بھی رسول اللہ ﷺ والی نماز ہی ہے۔ ملاحظہ ہو! المحلّی بالآثار ج ۳ ص ۲۳۵۔

۶......قاضی شوکانی نے ابن حزم کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اگر ابن مسعود کی روایت کو صحیح مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رفع یدین چھوڑ کر بتا دیا کہ رفع یدین نہ کرنا بھی جائز ہے۔ (نیل الاوطار ج ا ص ۱۸۶)

اور یہ گذر چکا کہ ابن حزم نے اس حدیث کو صحیح مانا ہے جیسا کہ شوکانی نے خود لکھا ہے "وصححہ ابن حزم"۔ (ایضاً ج ا ص ۱۸۶)

اس سے واضح ہے کہ اہلسنت کی نمازیں، رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم کے مطابق ہیں۔

۷......عطاء اللہ حنیف نے بھی نقل کیا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین علیہم الرحمۃ رفع یدین نہیں بھی کرتے تھے، رفع یدین کرنا لازم نہیں، بلکہ ترک رفع یدین بھی سنت ہے۔ (التعلیقات السلفیۃ علی سنن النسائی ج ا ص ۱۰۲، ۱۰۳)

جب ترک رفع یدین بھی سنت ہے تو اہلسنت سے ناراضگی کس بات پر ہے؟۔

۞... وہابیوں کے معتبر ''علامہ'' سندھی نے مانا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے وقت رفع یدین چھوڑ کر بھی نماز ادا فرمائی ہے۔

(سندھی بر حاشیہ نسائی ج ۱ ص ۱۵۸)

۸...... وہابی مذہب کے پیشوا عبداللہ غزنوی نے کہا ہے کہ نماز میں رفع یدین نہ کرنا بھی درست ہے۔ (فتاویٰ عزیزیہ ص ۳۴، فتاویٰ علمائے حدیث ج ۳ ص ۱۵۲)

۹...... وہابیوں کے امام، نواب صدیق حسن خان نے حجۃ اللہ البالغہ کے حوالہ سے لکھا ہے:

''رفع یدین یہ ایسے امور میں سے ہے جنہیں نبی ﷺ نے ایک بار کیا اور دوسری بار چھوڑ دیا۔ اور دونوں باتیں یعنی کرنا اور نہ کرنا بھی سنت ہے''۔ (الروضۃ الندیہ ص ۹۴)

اور التکمیل کے حوالہ سے لکھا ہے: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے آخری عمل رفع یدین نہ کرنا مراد لیا ہے جیسا کہ آپ سے منقول روایات سے محسوس ہوتا ہے کہ بے شک آخری عمل رفع یدین نہ کرنا ہے۔ (ایضاً ص ۹۵)

جب آخری عمل رفع یدین چھوڑ دینا ہے تو یہاں امام بخاری علیہ الرحمہ کا فیصلہ بھی سن لیں! فرماتے ہیں:

انما یؤخذ بالآخر من فعل رسول اللہ ﷺ۔

(بخاری ج ا ص ۱۵۴ ومشکوٰۃ فی ج ا ص ۹۶)

یعنی آپ ﷺ کے آخری فعل پر عمل ہوتا ہے۔

فائدہ: یہ بھی یاد رہے کہ وہابیوں کے یہ امام نواب صدیق حسن خان بھوپالوی نماز پنجگانہ حنفی طریقہ کے مطابق ہی ادا کرتے تھے، ملاحظہ فرمائیں! لکھا ہے: ولا جاہ مرحوم نماز پنجگانہ حنفی طریقہ پر پڑھتے تھے البتہ ان کو فاتحہ خلف الامام اور اول وقت کا خاص اہتمام مدنظر رہتا تھا۔ مآثر صدیقی ج ۴ ص ۶۳۔

معلوم ہوا کہ وہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ حنفی طریقہ نماز میں رفع یدین صرف نماز کے شروع میں کیا جاتا ہے، بعد میں نہیں۔

اس مختصر بحث سے واضح ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل رفع یدین نہ کرنا ہے۔

رفع یدین وصال تک کرنے کی کوئی دلیل نہیں:

وہابیوں کا اعتراف

غیر مقلد وہابی حضرات کا یہ دعویٰ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اختلافی رفع یدین اپنی وفات تک کیا ہے، ملاحظہ ہو! فتاویٰ نذیریہ ج ۱ ص ۴۴۵، الرسائل فی تحقیق المسائل ص ۲۳۸، صلوٰۃ الرسول ص ۲۳۲، نور العینین ص ۲۳۷، جزء رفع یدین ص ۱۵۱، از خالد گرجاکھی وغیرہ۔

ہمارا اعلان ہے کہ ان لوگوں کے پاس اپنے دعوے کے مطابق ایک بھی صحیح صریح، غیر معارض، غیر مضطرب، مرفوع حدیث ہرگز نہیں ہے۔

ہماری صداقت کو ان کے پیشوا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی نے یوں آشکار کیا ہے: مدار استمرار الرفع ودوامہٗ وعدم نسخہ لیس علی ھذا الحدیث کمازعمہٗ بعضھم بال بالصیغۃ المشعرۃ بالمواظبۃ (تعلیقات سلفیہ ج ۱ ص ۱۰۴)

یعنی رفع یدین کے ہمیشہ کرنے اور اس کے منسوخ نہ ہونے کا دارو مدار حدیث پر نہیں، جیسا کہ بعض (وہابیہ) نے گمان کر رکھا ہے، بلکہ اس کا مدار (ماضی استمراری کے) صیغہ پر ہے جو ہمیشگی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

ثابت ہو گیا کہ کسی بھی صحیح، صریح، غیر مضطرب، مرفوع حدیث میں وفات

تک رفع یدین کرنے کا ثبوت نہیں ہے۔ باقی رہ گئی صیغہ کی بات تو اسکے متعلق وہابیوں کی ہی سن لیجیئے! لکھا ہے: ”دوام کی نص صریح نہیں، باقی رہا استدلال دوام پر کان یفعل کذا سے تو یہ صحیح نہیں“۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ا ص ۵۰۱)

معلوم ہوا کہ ”کان یرفع یدیہ“ سے وہابیوں کا وفات تک رفع یدین کرنے پر استدلال غلط ہے۔ اس دعویٰ پر وہ نص صریح پیش کریں۔ دیدہ باید

الحمد للہ اہلسنّت و جماعت کا مسلک برحق ہے۔ جو قرآن وحدیث، صحابہ وائمہ دین اور خود مخالفین کے گھر سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ وصلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم۔

ظظظظظ

امام بخاری کا اعلان حق

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کتاب جزء رفع یدین میں ہے:

وکان الثوری ووکیع وبعض الکوفیین لا یرفعون أیدیهم وقد رووا فی ذلک أحادیث کثیرة ولم یعنفوا علی من رفع ولو لا أنها حق ما رووا ذلک الأحادیث لانه لیس لأحد أن یقول علی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مالم یقل وما لم یفعل۔۔ولیس أسانید أصح من رفع الأیدی۔

ترجمہ:

(سفیان) ثوری، وکیع اور بعض کوفی رفع یدین نہیں کرتے تھے اور انہوں نے (رفع یدین کے اثبات میں) بہت سی احادیث بیان کی ہیں۔ انہوں نے رفع یدین کرنے والے کو نہیں ڈانٹا۔اور اگر یہ حق نہ ہوتا تو وہ یہ حدیثیں بیان نہ کرتے کیونکہ کسی آدمی کو رسول اللہ ﷺ پر ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جو آپ نے نہیں کہی......اور رفع یدین سے زیادہ صحیح سندیں کوئی بھی نہیں ہیں۔(جزء رفع الیدین ص ۸۵،۸۶، مترجم از زبیر علی زئی)

ثابت ہو گیا کہ رفع یدین نہ کرنا حق ہے اور اس کے متعلق حدیثیں صحیح ہیں۔

فتح مناظرہ

الحمد للہ رب العالمین، والصلوۃ والسلام علی رحمۃ للعالمین وعلی آلہ وصحبہ وامتہ اجمعین۔

مسئلہ رفع یدین نماز کا ایک فروعی اور ائمہ اربعہ کا بھی اختلافی مسئلہ ہے۔مقلدین مذاہب اربعہ میں سے ہر کوئی اپنی تحقیق پر عمل پیرا ہے اور

دوسرے پر کوئی نفرت وتنقید روا نہیں رکھی جاتی۔لیکن بدقسمتی سے غیر مقلد وہابی گروہ نے اسے اس طرح اچھال رکھا ہے جیسے یہ کوئی کفر واسلام کا مابہ امتیاز امر ہو۔

سادے لوح عوام کو اسی مسئلہ پر اکساتے ،ورغلاتے اور آہستہ آہستہ انہیں اپنا ہم نوا بنا کر پوری طرح گمراہ وبے ادب بنانے کی سرتوڑ سعی بے کار میں مبتلا رہتے ہیں۔حالانکہ یہ ایسا مسئلہ ہے جس پر ان کے اکابر بھی آج تک کسی ایک مؤقف پر جمع نہیں ہو سکے اگر بعض الوہابیہ اس کے متعلق فرض،واجب،سنت مؤکدہ اور سنت ثابتہ غیر منسوخہ اور نہ کرنے سے نماز میں خلل،نقص اور کمی کا قول کرتے ہیں۔تو ان کے مقابلہ میں ایسے اکابر وہابیہ،مجدیہ بھی موجود ہیں جو اختلافی رفع یدین کو مستحب،غیر ضروری،فروعی،نہ کرنا باعث ملامت نہیں،چھوڑ دینے سے نماز میں کوئی نقص نہیں آتا،نہ کرنا بھی ثابت بلکہ نہ کرنا بھی سنت ہے اور آخری عمل نہ کرنا ہے،کا بھی قول کرتے ہیں۔حتی کہ وہابی غیر مقلدوں کے''شیخ الکل فی الکل''نذیر حسین دہلوی نے یہاں تک کہہ دیا کہ اس مسئلہ''رفع یدین''میں لڑنا جھگڑنا تعصب اور جہالت سے خالی نہیں۔(فتاویٰ نذیریہ جلد اول صفحہ ۴۴۱)

لیکن چونکہ وہابیت نام ہی''تعصب اور جہالت''کا ہے اس لیے

وہابی حضرات مسئلہ رفع یدین پر آئے دن لڑتے اور جھگڑتے رہتے ہیں۔

اسی تعصب و جہالت کا اظہار جب ان لوگوں نے ''رنگ محل لاہور'' میں کیا، تو زندہ دلانِ لاہور اہلسنّت نے ان کا محاسبہ کیا، اور بات مناظرہ تک پہنچ گئی، اہلسنّت نے چیلنج قبول کرلیا اور شرائط طے ہوگئیں۔ دعویٰ، جواب دعویٰ اور دیگر اصول طے کرنے کے بعد سولہ (16) مئی 2010ء مناظرہ کے لیے تاریخ مقرر ہوگئی، بالآخر وہ دن بھی آ گیا جس دن حق و باطل کا فیصلہ ہونا تھا، وہابیوں نے مناظرے کے لیے ''عمر صدیق'' کا نام پیش کیا (یہ شخص خود کو ناقابل تسخیر اور وہابیوں کا سلطان المناظرین سمجھتا ہے اور چرب زبان بھی بننے کی کوشش میں سرگردان ہے) اور صدر مناظر بابر سلفی کو مقرر کیا۔ جبکہ اہلسنّت کی طرف سے صدر مناظر ترجمان اہلسنّت، فضیلۃ الشیخ حضرت علامہ ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی دامت برکاتہم، جبکہ مناظر وہابیہ کی فرعونیت کا علاج کرنے کے لیے فاضل نوجوان مولانا راشد محمود رضوی متعلم جامعہ نعیمیہ لاہور، بطور مناظر اہلسنّت مقرر کیئے گئے، مولانا راشد رضوی کا نام سنتے ہی وہابیوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں کہ کیا ایک طالب علم ان کے ''سورمے'' کا مقابلہ کرے گا؟

وہابیوں کا دعویٰ تھا کہ ''نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے اور

سر اٹھاتے وقت اور نماز کی تیسری رکعت کے شروع میں رسول اللہ ﷺ رفع یدین کرتے تھے اور یہ عمل تا حیات رہا۔

جبکہ اہلسنّت نے جواب دعویٰ میں کہا کہ کسی صحیح، صریح، مرفوع غیر مضطرب حدیث سے وفات تک یہ عمل ثابت نہیں ہے۔

ہم نے وہابیوں سے بار بار یہی مطالبہ کیا کہ اپنے دعویٰ کے مطابق کوئی حدیث پیش کرو۔ مناظر اہلسنّت نے یہ بھی کہا کہ عمر صدیق! آپ کو وہابی مناظر ہونے پر بڑا گھمنڈ ہے اور سلطان المناظرین کہلاتے پھرتے ہو اور میں ابھی زیر تعلیم ہوں، میں اپنے شیوخ کی موجودگی میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ تین گھنٹے تو کیا پوری رات گذر جائے، آپ کو اتنا وقت اور بھی دے دیا جائے لیکن اپنے دعویٰ پر ایک بھی مطلوبہ دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور اکرم ﷺ کی رحمت کاملہ سے سنی مناظر کی یہ بات سچ ثابت ہوئی، ہمارا مطالبہ آخر وقت تک ان کے سر پر چیلنج بن کر گھومتا رہا لیکن وہابی مناظر اپنے لاؤ ولشکر اور اپنے ''گرو'' صفدر عثمانی اور اپنے ''دلجانی'' داؤد ارشد سمیت سر سے چوٹی تک کا زور صرف کرنے کے باوجود مطلوبہ معیار کی کوئی ایک دلیل بھی پیش نہ کر سکا۔ وہابیہ کی پیش کردہ تمام روایات میں کسی جگہ بھی اختلافی رفع یدین کے ''تا حیات'' کرنے کے متعلق

کوئی الفاظ نہ تھے۔

جب وہابی شاطر کو صحیح حدیث سے اپنا موقف ثابت ہوتا دکھائی نہ دیا تو شارحین اور حاشیہ نگاروں کے حوالے پڑھنے لگا اور اماموں کے دامن میں پناہ طلب کرنے لگا۔ جب اسے سمجھایا گیا کہ تو نے اپنا دعویٰ امتیوں کے اقوال سے نہیں "حدیث نبوی" سے پیش کرنا ہے تو پھر وہ مکروفریب پر اُتر آیا، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کے مختلف ٹکڑے پڑھنے شروع کر دیئے اور پھر خود ہی مسند حمیدی اور ابو عوانہ پر آ گیا، اس موقع پر سنی مناظر نے اسے آڑے ہاتھوں لیا اور کہا کہ وہابی مناظر صاحب! ہم نے حدیث ابن عمر میں اضطراب ثابت کیا تھا اور آپ نے کہا کہ تعارض دور ہوسکتا ہے لیکن اس وقت جو حدیث ابو عوانہ وغیرہ سے پڑھی ہے، چونکہ عقل سے اندھے ہیں اس لیئے، حقیقت سے ناواقف رہے، یہ دیکھئے! یہ تو ہمارے موقف کو ثابت کر رہی ہے، اللہ کے فضل سے جو روایت ہم نے پڑھنی تھی وہ آپ نے خود ہی پڑھ دی ہے۔ اس روایت میں دوٹوک واضح طور پر سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ بتا دیا ہے کہ آپ صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرماتے تھے، رکوع وسجود کے وقت نہیں کرتے تھے، اس کے جواب میں وہابی مناظر نے کہا کہ محدث نے باب

رفع یدین کرنے کا باندھا ہے۔تو ہم نے بتایا کہ باب محدث کی رائے ہے،
وہابیو! بتاؤ تم اہل حدیث ہو یا اہل باب؟

اس مناظرہ میں وہابیوں نے (حسب سابق) بے اصولی بلکہ اصول شکنی کا مظاہرہ کیا۔صفدر عثمانی نے بلاوجہ ٹانگ اڑانے کی کوشش کی اور ایک مرتبہ تو صراحتہً جھوٹ بھی بولا،حضرت قبلہ ساقی صاحب نے کہا کہ اصول مناظرہ کے مطابق آپ اس قابل ہیں کہ آپ کو باہر نکال دیا جائے اور خوب مٹی پلید کی،اس کے منہ پہ ثابت کیا کہ وہ کذّاب اور دجّال ہے۔

الحمد للہ! وہابیوں کے تمام دلائل کا جواب ان کے ''وڈیروں'' کی کتابوں سے دے کران کا منہ توڑ دیا۔دوسروں کی غلطیاں نکالنے والے اس وہابیوں کے ''بچو جمورے'' کے اپنے الفاظ اور عبارات نہایت غلط تھیں۔ علامہ ابن عبدالبر کو ''ابن البر'' پڑھا تو ہم نے کہا کہ یہ کلمہ کفر ہے پہلے اس سے توبہ کرو لیکن وہابی توبہ سے محروم رہتے ہیں،وہ جس طرح اپنے مؤقف کو ثابت نہ کر سکے اپنے اس کفر کو بھی اپنی ناکامی کی علامت کے طور پر اپنے چہروں پر سجائے ساتھ لے گئے۔اور اہلسنّت کے مطالبے کو پورا نہ کر سکے، یوں ''فرعون وہابیت'' کا سر کچل گیا اور اہلسنّت کے چہروں پر روشنی مچل رہی تھی۔

مناظرہ کے منتظم نے وہابیوں سے کہا کہ تمہارے پلے کچھ نہیں لہٰذا کتابیں اٹھاؤ اور چلتے بنو!۔اسی پر نعرہ ہائے تکبیر و رسالت و مسلک حق اہلسنّت زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔

سچ ہے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً۔

ریکاڈنگ حاصل کرنے کے لیے"الفاروق کیسٹ ہاؤس" کھیالی بائپاس گوجرانوالہ۔

قاری محمد امتیاز ساقی مجددی (03466049748)